



منہج الدورة الشرعية في فقه الصيام

فقہ صیام

اعداد و ترجمہ: عبدالہادی عبدالخالق مدنی

إصدار 1430 ھ

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالأحساء

احساء اسلامک سینٹر ہفوف

AL-AHSA ISLAMIC CENTER

P.B.NO.2022, HOFUF, AL-AHSA 31982 K.S.A TEL: 5866672 - 236

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیمی نصاب کا تفصیلی خاکہ

شمار	ایام	موضوعات	صفحہ
۱	پہلا دن	۱۔ رمضان کے فضائل ۲۔ ماہ رمضان کے داخل ہونے کے ثبوت کے ذرائع ۳۔ صوم کا لغوی و شرعی معنی ۴۔ صوم کی مشروعیت ۵۔ صوم کے فضائل ۶۔ صوم کے فوائد	
۲	دوسرا دن	۱۔ کن لوگوں پر صوم واجب ہے؟ ۲۔ صیام کے ارکان ۳۔ صیام کی سنتیں ۵۔ صیام کو فاسد کرنے والے امور ۶۔ کن لوگوں کو رمضان میں صوم نہ رکھنے کی اجازت ہے؟	
۳	تیسرا دن	۱۔ رمضان میں بعض فضیلت والے اعمال ۲۔ تلاوت و صدقہ کی فضیلت ۳۔ افطار کروانے کی فضیلت ۴۔ رمضان میں عمرہ کی فضیلت ۵۔ شب قدر کی فضیلت ۶۔ اعتکاف کی فضیلت ضمیمہ بابت صدقۂ فطر و عید الفطر	
۴	چوتھا دن	۱۔ صوم واجب ۲۔ نفلی صوم ۳۔ ممنوع صوم	
۵	پانچواں دن	امتحان	

سبق (۱)

رمضان وصیام کے فضائل

سبق کے مقاصد:

توقع ہے کہ ہدایت یاب اس سبق کی تکمیل کے بعد:

۱۔ماہ رمضان کے فضائل گنا سکے گا۔
۲۔ماہ رمضان کے داخل ہونے کے ثبوت کے طریقے متعین کر سکے گا۔
۳۔صوم کے لغوی اور شرعی مفہوم کی وضاحت کر سکے گا۔
٤۔اسلام میں صوم کا حکم کیا ہے؟دلائل کے ساتھ بیان کر سکے گا۔
٥۔صوم کے فضائل وفوائد بیان کر سکے گا۔

سبق کے وقت کی مجوزہ تقسیم:

موضوعات	منٹ
فضائل رمضان	5
ماہ رمضان داخل ہونے کے ثبوت کے طریقے	10
صوم کا مفہوم	5
صوم کی مشروعیت	10
صوم کے فضائل	10
صوم کے فوائد	10
مقاصد کی تکمیل کا جائزہ	10

سبق کے لئے مجوزہ تعلیمی وسائل:

۱۔فضائل رمضان کا پوسٹر۔
۲۔ماہ رمضان کے داخل ہونے کے ثبوت کے طریقوں کا توضیحی خاکہ۔
۳۔چاند دیکھنے کی دعا سکھلانے کے لئے آڈیو کیسٹ۔
٤۔صوم کے لغوی وشرعی معنوں کو سمجھانے کے لئے مختلف پوسٹرز۔
٥۔صوم کے فضائل وفوائد سے متعلق ایک مشاہداتی پیشکش۔

{1} فضائل رمضان

ماہ رمضان سال کا افضل ترین مہینہ ہے، کیونکہ اسے اللہ تعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید کے نزول کے لئے منتخب فرمایا، اور اس ماہ کو یہ خصوصیت عطا فرمائی کہ اس کا صوم رکھنا فرض اور اسلام کا ایک رکن قرار دیا، اور اس کی راتوں میں قیام (تراویح) کو مشروع فرمایا، نیز صوم کے عمومی فضائل کے سوا ماہ رمضان کے خصوصی فضائل بھی وارد ہیں مثلاً:

۱۔ جنت کے دروازوں کا کھول دیا جانا۔

۲۔ جہنم کے دروازوں کا بند کر دیا جانا۔

۳۔ شیطانوں کا جکڑ دیا جانا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

((جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے))۔ (متفق علیہ)

نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

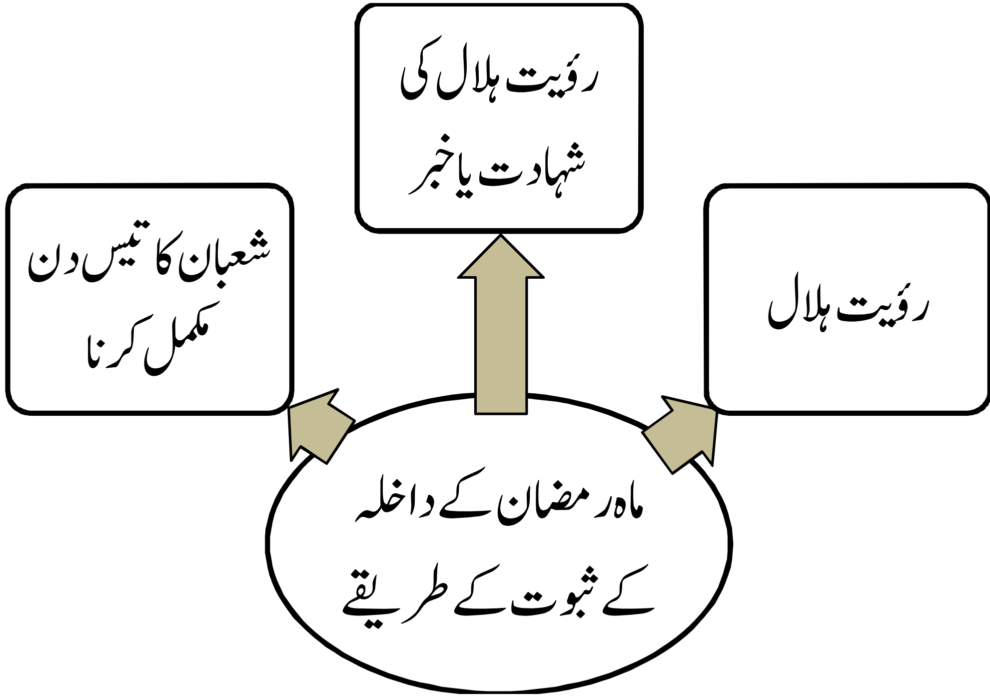
((اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر صلاۃ (درود) نہ بھیجے، اور اس آدمی کی ناک بھی خاک آلود ہو جس کے پاس ماہ رمضان آکر نکل گیا لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکی، اور اس آدمی کی ناک بھی خاک آلود ہو جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین کو پایا لیکن والدین نے اسے جنت میں داخل نہ کرادیا))۔ (ترمذی وحاکم وصححہ الألبانی)

مسئلہ: ایک مسلمان کو ماہ رمضان کا استقبال کس طرح کرنا چاہئے؟[1]

---

[1] رمضان کا استقبال کرنا چاہئے (۱) فرحت ومسرت کے ساتھ (۲) صوم رمضان کے احکام ومسائل کی تعلیم حاصل کر کے (۳) رمضان سے بھرپور استفادہ کا عزم لے کر۔

(2) ماہ رمضان داخل ہونے کے ثبوت کے طریقے



☆ماہ رمضان کا صوم اس وقت سے واجب ہو گا جب یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان داخل ہو چکا ہے۔

☆ماہ رمضان کے داخل ہو جانے کے ثبوت کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ: رؤیت ہلال (چاند دیکھنا)۔

ارشاد باری ہے: ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾ البقرة: ١٨٥

[ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے صوم رکھنا چاہیئے]

نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((چاند دیکھ کر صوم رکھو، چاند دیکھ کر عید مناؤ))۔(متفق علیہ)

جب مسلمانوں نے چاند دیکھ لیا تو ان پر صوم رکھنا واجب ہو گیا۔

دوسرا طریقہ: رؤیت کی شہادت یا خبر ملنا

ایک عادل اور مکلف مسلمان کی رؤیت کی شہادت یا خبر سے ماہ رمضان کے داخل ہونے کا ثبوت

ہو جائے گا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((لوگوں نے چاند دیکھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود صوم رکھا، اور لوگوں کو صوم کا حکم فرمایا))۔ (ابوداود وغیرہ وصححہ الألبانی)

تیسرا طریقہ: ماہ شعبان کو تیس دن مکمل کرنا

جس وقت شعبان کی تیسویں رات کو چاند نظر نہ آئے خواہ بدلی یا گرد وغبار رؤیت ہلال میں مانع ہو یا کوئی چیز مانع نہ ہو، ایسی حالت میں شعبان کو تیس دن مکمل کرنا ضروری ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((مہینہ انیتس (۲۹) دنوں کا بھی ہوتا ہے، لہذا چاند دیکھے بغیر صوم نہ رکھو، اور چاند دیکھے بغیر افطار (عید) نہ کرو، اگر بدلی ہو جائے (اور چاند نظر نہ آئے) تو تیس (۳۰) کی گنتی مکمل کرو))۔ (یعنی شعبان کا مہینہ تیس دن پورا کرو)۔ (متفق علیہ)

مسائل برائے بحث:

۱۔ کیا ماہ رمضان کے داخل ہونے کے لئے عورت کی گواہی مقبول ہو گی؟[1]

۲۔ اگر کسی نے تنہا چاند دیکھا اور اس کی گواہی قبول نہ کی گئی تو وہ خود کیا کرے گا؟ کیا اس کے لئے تنہا صوم رکھنا جائز ہے؟[2]

۳۔ کیا صوم رکھنے اور عید منانے کے لئے ریڈیو اور ٹی وی کی خبر پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟[3]

۴۔ فلکیاتی حساب پر اعتماد کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟[4]

۵۔ فلکیاتی رصد گاہوں کے ذریعہ چاند دیکھنے کا کیا حکم ہے؟[5]

۶۔ ایک شخص جس نے ایک ملک میں صوم رکھنا شروع کیا، پھر دوسرے ملک کا سفر کیا جہاں ماہ رمضان دیر سے شروع ہوا ہے، کیا اسے اکتیس دن صوم رکھنا ہو گا؟[6]

۷۔ کیا رمضان کے صرف اٹھائیس دن صوم رکھنا جائز ہے؟[7]

---

[1] راجح یہ ہے کہ عورت کی گواہی مقبول نہ ہو گی کیونکہ یہ مقام مردوں کا ہے اور وہی اس کے زیادہ جاننے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں۔

[2] نہ تنہا صوم رکھے گا اور نہ تنہا صوم توڑے گا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: صوم (کا آغاز) اس دن سے ہے کہ تم سب (یعنی سارے مسلمان) صوم رکھو، اور عید اس دن ہے جب تم سب عید کرو، اور بقر عید اس دن ہے جب تم سب بقر عید مناؤ۔ (ترمذی)

[3] اعتماد کیا جائے گا۔

[4] فلکیاتی حساب پر اعتماد کرنا جائز نہیں۔

[5] فلکیاتی رصد گاہوں سے چاند دیکھنے میں حرج نہیں کیونکہ یہ بھی آنکھوں سے دیکھنا ہی ہے، یہ حساب کرنا نہیں ہے۔

[6] ہاں، اور ایک دن اس کا نفل ہو جائے گا۔

[7] نہیں، کیونکہ عربی مہینہ کم از کم انیتس (۲۹) دنوں کا ہوتا ہے لہٰذا ایک دن قضا کرنا واجب ہو گا۔

۸۔اس شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے جو رمضان کا صوم ہمیشہ تیس دن مکمل کرتا ہے؟[1]

۹۔چاند دیکھنے کے بعد کچھ لوگ کہتے ہیں کہ چاند کافی بڑا تھا، دوسری تاریخ کا چاند لگ رہا تھا،اس کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟[2]

نشاط:

مجھے چاند دیکھنے کی دعا یاد کرنی ہے۔

فائدہ:

چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے:

((اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ)).

(ترمذی واحمد وصححہ الالبانی ، صحیحہ **۱۸۱٦**)

[اے اللہ ! اس کو ہم پر برکت وایمان اور سلامتی واسلام کے ساتھ نکال، میرا اور تیرا رب اللہ ہے]

{3} صوم کا لغوی اور شرعی مفہوم:

صوم یا صیام کا لغوی معنی رک جانا ہے۔

اور شرعی معنی ہے: طلوع فجر سے غروب آفتاب تک اللہ کی عبادت کی خاطر تمام صوم توڑنے والی چیزوں سے رک جانا۔

{4} صوم کی مشروعیت:

ماہ رمضان کا صوم اسلام کا ایک رکن ہے اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر کردہ ایک فریضہ ہے، یہ دین کا ایک ایسا لازمی حصہ ہے جس کا ہر عام وخاص کو علم ہے۔ فرمان باری ہے: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ﴿١٨٣﴾ ﴾ البقرۃ/۱۸۳

[اے ایمان والو! تم پر صوم (رمضان کا) فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر

---

[1] ایسا کرنا درست نہیں۔

[2] چاند کے چھوٹے یا بڑے ہونے کا شریعت کی نظر میں کوئی اعتبار نہیں، صرف چاند کے دیکھے یا نہ دیکھے جانے کا اعتبار ہے۔

فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو]

نیز ارشاد ہے: ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَـٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾ بقرۃ/۱۸۵

[ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے صوم رکھنا چاہیئے]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔))، اس میں سے ایک صوم رمضان کا ذکر فرمایا۔ (متفق علیہ)

نشــاط:

۱۔ صوم کے علاوہ باقی ارکان اسلام کون کون سے ہیں؟[1]

۲۔ اس شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے جو رمضان کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا لیکن صوم نہیں رکھتا؟ کیا ایک سے زیادہ بار لاپرواہی سے صوم چھوڑ دینے کی بنا پر آدمی اسلام سے باہر ہو جائے گا؟[2]

۳۔ ایک شخص صوم تو رکھتا ہے لیکن ساتھ ہی ایسے اعمال بھی کرتا ہے جو توحید کے منافی ہیں مثلاً غیر اللہ سے دعا اور فریاد کرتا ہے تو ایسے شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے؟[3]

۴۔ ایک شخص صوم تو رکھتا ہے لیکن صلاۃ پنجوقتہ کی پابندی نہیں کرتا تو ایسے شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے؟[4]

---

[1] ارکان اسلام پانچ ہیں: (۱) شہادتین (۲) صلاۃ (۳) زکاۃ (۴) صوم (۵) حج

[2] رمضان میں کسی مسلمان نے جان بوجھ کر کسی عذر شرعی کے بغیر صوم توڑ دیا تو اس نے ایک بڑے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا، علماء کے صحیح قول کے مطابق وہ کافر نہیں ہوگا، اس پر ضروری ہے کہ اس گناہ سے توبہ کرے اور چھوٹے ہوئے صوم کی قضا کرے۔

[3] ایسے شخص کو صوم رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں، عقیدۂ توحید کو سب سے پہلے درست کرنا ضروری ہے، کیونکہ شرک سارے اعمال کو رائگاں و برباد کر دیتا ہے۔

[4] صلاۃ رکن ثانی اور صیام رکن رابع یا خامس ہے، ترک صیام کفر نہیں لیکن ترک صلاۃ کو محقق علماء کی ایک بڑی جماعت کفر کہتی ہے، ترک صلاۃ اللہ کے دین میں چوری، زنا اور شراب خوری سے بھی بڑا گناہ ہے، ایسے شخص کو فوراً توبہ کرنا چاہیئے اور صوم سے پہلے اسے صلاۃ کا پابند ہونا چاہیئے۔

5 فضائل صوم

صیام کے متعدد فضائل احادیث رسول میں وارد ہیں، آئندہ سطروں میں ہم چند فضائل کا ذکر کر رہے ہیں۔

① تمام اعمال کے درمیان صرف صوم ایک ایسا عمل ہے جس کا بدلہ خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ خود عطا فرمائے گا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: آدم کے بیٹے کا ہر عمل اسی کے لئے ہے سوائے صوم کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، صوم ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کے صوم کا دن ہو تو اس دن شہوت کی بات نہ کرے، شور نہ مچائے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو کہے کہ میں صائم (روزہ دار) آدمی ہوں، میں صائم ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ صائم کے لئے دو خوشیاں ہیں جنھیں پاکر وہ خوش ہوتا ہے، جب وہ افطار کرتا ہے افطار سے خوش ہوتا ہے اور جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا اپنے صوم کی وجہ سے خوش ہوگا))۔ (متفق علیہ)

② اللہ تعالیٰ نے صوم رکھنے والوں کے لئے جنت کا ایک دروازہ مخصوص فرمادیا ہے۔

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ((جنت میں ایک دروازہ ہے، جسے ریان کہا جاتا ہے، اس سے بروز قیامت صائم داخل ہوں گے، اس سے ان کے علاوہ کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اور داخل نہ ہوگا))۔ (متفق علیہ)

③ صوم گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((جس نے ایمان اور حصول ثواب کی نیت سے رمضان کا صوم رکھا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں))۔ (متفق علیہ)

④ صوم گناہوں کا کفارہ ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے: ((پنجوقتہ صلاتیں اور ایک جمعہ

دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک درمیان میں سرزد ہوجانے والے گناہوں کا کفارہ ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے))۔(مسلم)

⑤ صوم بروز قیامت سفارشی بن کے آئے گا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((صوم اور قرآن بروز قیامت بندے کی سفارش کریں گے، صوم کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس کو دن میں کھانے اور شہوت سے روک دیا تھا، تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول کرلے، اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات میں سونے سے روک دیا تھا تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول کرلے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی))۔ (امام احمد نے اسے بہ سند صحیح روایت کیا ہے)۔

6 صوم کے فوائد

دل کی صفائی کے لئے صوم سے زیادہ نفع بخش اور عظیم نتائج پیدا کرنے والی کوئی عبادت نہیں۔ اس کے بہت سارے فوائد ہیں جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

۱۔ تقویٰ کی تقویت

صوم دل میں تقوی پیدا کرنے اور حرام چیزوں سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے کیونکہ صائم جب جب معصیت کا ارادہ کرتا ہے یہ سوچ کر گناہ سے باز رہتا ہے کہ وہ حالت صوم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ ﴾ البقرة: ۱۸۳

[اے ایمان والو! تم پر صوم (رمضان) فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو]

۲۔ نفس کی تہذیب وتطہیر

صوم نفس انسانی کی تہذیب وتطہیر کرتا ہے، برے اخلاق اور مذموم صفات جیسے عیش پرستی،

سر کشی اور بخل وغیرہ سے اس کو پاک کرتا ہے۔ اور اچھے اخلاق جیسے صبر و حلم اور جود و کرم اور اللہ کی رضا کے لئے مجاہدۂ نفس کا عادی بناتا ہے۔ کیونکہ آسودگی و سیرابی اور عورتوں سے لطف اندوزی انسان کو عیش پرست اور سرکش بنادیتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نفس جب اپنا مطلوب حاصل کرلیتا ہے تو اسے ایسی بے جا خوشی ملتی ہے کہ اترا کر ہلاک و برباد ہو جاتا ہے۔ محفوظ صرف وہی لوگ رہتے ہیں جنھیں اللہ محفوظ رکھے۔

۳۔ اطاعت کی محبت اور معصیت سے نفرت پیدا کرنا

صوم انسان کے دل میں فرماں برداری کی محبت اور معصیت کی نفرت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ انسان اپنی کوئی محبوب چیز اس وقت تک نہیں چھوڑ سکتا جب تک اس سے عظیم چیز اسے ملنے والی نہ ہو۔ چنانچہ جب ایک مومن کو اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ صوم رکھنے میں اللہ کی رضا ہے تو وہ اپنی محبوب طبعی خواہشات کو چھوڑ دیتا ہے اور اپنی خواہشات کو اپنے رب کی مرضی پر قربان کردیتا ہے۔ انتہائی شوق اور جذبہ کے ساتھ وہ ان خواہشات کو چھوڑتا ہے کیونکہ اسے اللہ کی خاطر چھوڑنے میں اسے لذت اور دلی راحت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ مشاہدہ کریں گے کہ بہت سے اہل ایمان ایسے ہیں جو بلا عذر ایک دن کا صوم توڑنے کے بدلے قید ہونا اور مار کھانا گوارہ کرلیں گے لیکن صوم نہیں توڑیں گے۔

٤۔ نفس پر قابو

صوم انسان کو اس کے نفس امارہ پر قابو عطا کرتا ہے۔ افطار کے دنوں میں نفس امارہ حرام خواہشات کے ارتکاب پر آمادہ کرتا تھا لیکن ماہ صیام میں انسان اپنے نفس پر لگام لگانے اور اسے حق کی طرف کھینچ لے جانے پر قادر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک عادی تمباکو نوش جس پر تمباکو نوشی کی عادت غالب ہو چکی ہے اور اس کے لئے اس بری لت سے باز آنا سخت دشوار معلوم ہوتا ہے وہ صوم کے واسطہ سے بہ آسانی اس بری عادت اور خبیث مادہ سے آزاد ہو سکتا ہے۔ اور ایسے ہی دیگر گناہوں سے بھی۔

٥۔ شرمگاہ کی حفاظت

صوم شادی کی طاقت نہ رکھنے والے کے لئے نگاہوں کی پستی اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ اور

طہارت وپاکدامنی کا وسیلہ ہے۔ جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ((اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جسے استطاعت ہو وہ شادی کرلے کیونکہ وہ نگاہ کی پستی اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے اور جسے استطاعت نہیں وہ صوم رکھے کیونکہ صوم شہوت کو کچل دیتا ہے))۔ (متفق علیہ)

ایسا اس بنا پر ہے کیونکہ شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے اور صوم کے ذریعے یہ رگیں تنگ ہو جاتی ہیں اور اسے اللہ اور اس کی عظمت کی یاد دلاتی ہیں، چنانچہ شیطان کی طاقت کمزور اور ایمان کی طاقت مضبوط ہو جاتی ہے، جس کے نتیجہ میں اطاعت بڑھ جاتی ہے اور معصیت گھٹ جاتی ہے۔

٦۔اطاعت وفرماں برداری کو آسان کرنا

صائم کے لئے نیکیاں کرنا آسان ہوتا ہے۔ مشاہدہ بتلاتا ہے کہ ماہ رمضان میں لوگ نیکیوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کی کوشش کرتے ہیں جبکہ دوسرے مہینوں میں یہی اعمال خیر ان پر گراں ہوا کرتے تھے اور وہ اس کی انجام دہی میں سستی کیا کرتے تھے۔

۷۔دلوں کو نرم کرنا

صوم دیگر مشغولیات سے رشتہ کاٹ کر دل کو اللہ کے ذکر کے لئے نرم کرتا ہے۔

۸۔دنیا سے بے رغبتی پیدا کرنا

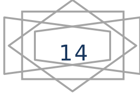
صوم فانی دنیا اور اس کی رنگینیوں سے بے رغبت کرکے دل میں آخرت کی دائمی زندگی اور اس کی نعمتوں کی کشش پیدا کرتا ہے۔

۹۔فقراء ومساکین کی ہمدردی پیدا کرنا

صوم فقراء ومساکین کی ضرورتوں کی یاد دلاتا ہے کیونکہ صاحب صوم جب خود بھوک وپیاس کی تکلیف برداشت کرتا ہے تو نعمتوں کی شکر گذاری کے ساتھ ساتھ مسکینوں اور غریبوں کی ہمدردی اور ان کے ساتھ رحمدلی کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

۱۰۔پرہیز کا عادی بنانا

صوم انسان کو پرہیز کا عادی بناتا ہے جو سب سے بہترین علاج بلکہ تمام علاجوں کی اساس ہے۔



11۔ جسم کو فاسد مادوں سے پاک کرنا

صوم انسان کے جسم کو فاسد مادوں سے پاک کرتا ہے، اسے صحت و قوت عطا کرتا ہے۔ بہت سے ڈاکٹروں اور حکیموں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے اور اس نسخہ سے بہت سی بیماریوں کا علاج کیا ہے۔

مزید تفصیل کے خواہشمند مندرجہ ذیل عمل کرسکتے ہیں:

۱۔ فضائل صیام اور فضائل صلاۃ کے درمیان مقارنہ۔

۲۔ رؤیت ہلال اور اختلاف مطالع کے اعتبار سے متعلق ائمۂ دین کی آراء کی جمع و تحقیق۔

۳۔ (صحت و تندرستی بنانے میں صوم کا کردار) کے موضوع پر ایک بحث تیار کرنا۔

مندرجہ ذیل وسائل سے مذکورہ موضوعات کی تیاری میں مدد لی جاسکتی ہے:

۱۔ کتب احادیث اور ان کی شروحات

۲۔ کتب فقہ و فتاوی

۳۔ علمی سی ڈیز

٤۔ انٹرنیٹ/اسلامی ویب سائٹس

مجھے اپنی معلومات کا جائزہ لینا ہے۔

مندرجہ ذیل امور مجھے ذکر کرنا ہے:

۱۔ وہ طریقے جن سے ماہ رمضان کے داخل ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

۲۔ ماہ رمضان کی کوئی دو فضیلتیں:

۳۔ صیام کی کوئی تین فضیلتیں:

٤۔ صیام کے کوئی پانچ فائدے:

مجھے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دینا ہے:

۱۔ صوم کا حکم کیا ہے اور اس کی دلیل کیا ہے؟

۲۔صائم جنت کے ریان نامی دروازے سے داخل ہوں گے۔ کیا دلیل ہے؟

۳۔حالت صوم میں گالی دینے والے کو کس طرح جواب دینا چاہیئے؟

٤۔میں بروز قیامت صوم اور قرآن کو کس طرح اپنا سفارشی بنا سکتا ہوں؟

مجھے خالی جگہیں پر کرنی ہیں۔

- صوم کا لغوی معنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
  اور شرعی معنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
- صوم کا فائدہ یہ ہے کہ انسان۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
  قابو پالیتا ہے اور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عادی ہو جاتا ہے۔
- جب چاند دیکھو تو یہ دعا پڑھو:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

مجھے صحیح جملوں پر (✓) کا نشان اور غلط جملوں پر (×) کا نشان لگانا ہے۔

- ☐ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے جس میں سے ایک صوم رمضان ہے۔
- ☐ صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔
- ☐ شعبان کو تیس دن مکمل کر لینے کے بعد ہی صوم رمضان واجب ہوتا ہے۔
- ☐ صوم رکھنے والے جنت میں " صوم نامی دروازے " سے داخل ہوں گے۔

سبق (۲)

صیام کے مسائل

سبق کے مقاصد:

توقع ہے کہ ہدایت یاب اس سبق کی تکمیل کے بعد:

١۔ جن لوگوں پر صوم واجب ہے ان کی تحدید کر سکے گا۔

٢۔ صوم کے ارکان اور سنتوں کی وضاحت کر سکے گا۔

٣۔ صوم کو فاسد کر دینے والے امور کی وضاحت کر سکے گا۔

٤۔ جن لوگوں کو رمضان کے دنوں میں صوم نہ رکھنے کی اجازت ہے ان کا شمار کرا سکے گا۔

سبق کے وقت کی مجوزہ تقسیم:

موضوعات	منٹ
جن لوگوں پر صوم واجب ہے	5
صوم کے ارکان	5
صوم کی سنتیں	10
صوم کو فاسد کرنے والے امور	15
وہ لوگ جن کو رمضان میں صوم نہ رکھنے کی اجازت ہے	15
مقاصد کی تکمیل کا جائزہ	10

سبق کے لئے مجوزہ تعلیمی وسائل:

١۔ جن لوگوں پر صوم واجب ہے ان کی تحدید کے لئے ایک خاکہ۔

٢۔ ارکان اسلام کا ایک پوسٹر۔

٣۔ صوم کی سنتوں کی تعلیم کے لئے آڈیو کیسٹ۔

٤۔ صوم کو فاسد کر دینے والے امور کا ایک توضیحی خاکہ۔

٥۔ جن لوگوں کو رمضان میں صوم نہ رکھنے کی اجازت ہے ان سے متعلق ایک مشاہداتی پیشکش۔

{1} صوم کن لوگوں پر واجب ہے؟

صوم ان تمام لوگوں پر واجب ہے جن میں مندرجہ ذیل صفات پائی جائیں:

١) اسلام

٢) عقل

٣) بلوغت [1]

٤) صوم کی طاقت

لہٰذا کسی کافر یا مرتد، یا پاگل یا بچہ، یا بڑا بوڑھا یا ایسا بیمار جس کی شفایابی کی امید نہیں، جو صوم کی قدرت نہیں رکھتے، ان سے صوم کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

البتہ سات برس اور اس سے زیادہ کی عمر کے بچوں کے لئے صوم رکھنا مستحب ہے تاکہ وہ اس کے عادی ہو جائیں، ان کے سرپرستوں پر ضروری ہے کہ وہ جس طرح انھیں صلاۃ کا حکم دیتے ہیں صوم کا بھی حکم دیں بشرطیکہ ان کو صوم رکھنے کی طاقت ہو۔

{2} ارکان صیام

صوم کے دو ارکان ہیں، ان کے بغیر صوم درست نہیں ہو سکتا، وہ مندرجہ ذیل ہیں:

[١]۔ نیت:

اللہ کے حکم کی تعمیل میں دل سے صوم کا پختہ عزم کرنے کا نام نیت ہے۔ رات ہی میں صوم کی نیت کر لینا شرط ہے۔ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((جو رات میں صوم کی نیت نہ کرے اس کا صوم نہیں))۔ (نسائی وصححہ الألبانی)

تنبیہ: نیت کی جگہ دل ہے اور اسے لفظوں میں کہنا بدعت ہے، اتنا احساس کرنا کافی ہے کہ کل صوم رکھنا ہے بلکہ سحری کھا لینا بھی نیت سمجھا جائے گا۔

---

[1] بالغ ہونے کی علامات: (۱) پندرہ سال کا ہو جانا، (۲) حالت خواب یا بیداری میں شہوت کے ساتھ منی کا انزال ہو جانا (۳) زیر ناف اگ جانا (۴) حیض آجانا۔

[۲]۔ صوم توڑنے والی چیزوں سے رک جانا۔

صوم توڑنے والی چیزوں سے رکنے کا وقت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿ فَالْـَٔـٰنَ بَـٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُوا۟ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا۟ وَٱشْرَبُوا۟ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلْخَيْطُ ٱلْأَبْيَضُ مِنَ ٱلْخَيْطِ ٱلْأَسْوَدِ مِنَ ٱلْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا۟ ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱلَّيْلِ ﴾ البقرۃ: ۱۸۷

[اب تمھیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک صوم کو پورا کرو]

سفید اور کالے دھاگے سے مراد دن کا اجالا اور رات کا اندھیرا ہے۔

مسائل برائے بحث:

۱۔ ایک شخص کو ماہ رمضان کے داخل ہونے کی اطلاع طلوع فجر کے بعد ہوئی، شریعت کے مطابق ایسے شخص کو کیا کرنا چاہئے؟[1]

۲۔ ایک شخص نے طلوع فجر یا غروب آفتاب میں شک کی بنا پر کھا پی لیا، اس کے صوم کا کیا حکم ہے؟[2]

۳۔ فضا میں بدلی تھی، مؤذن نے اذان دے دی، لوگوں نے افطار کر لیا، پھر بعد میں معلوم ہوا کہ سورج ابھی غروب نہیں ہوا تھا، ایسی صورت میں صوم کا کیا حکم ہے؟[3]

٤۔ دنیا کے جن خطوں میں چھ مہینے کا دن اور چھ مہینوں کی رات ہوتی ہے، وہ کس طرح صوم رکھیں گے؟[4]

---

[1] ایسے شخص کو دن کا بقیہ حصہ ماہ رمضان کے احترام میں صوم رکھ کر گذارنا چاہئے، البتہ اسے ایک دن صوم کی قضا کرنی ہوگی کیونکہ اس نے فجر سے قبل اس صوم کی نیت نہیں کی ہے۔

[2] جس شخص نے طلوع فجر سے متعلق شک میں مبتلا ہو کر کھا پی لیا تو اس پر کوئی حرج نہیں، اس کا صوم درست ہوگا البتہ اگر واضح طور پر معلوم ہو جائے کہ اس نے طلوع فجر کے بعد ہی کھایا پیا تھا تو اس کا صوم باطل ہے اور اس پر قضا ضروری ہے۔ رہا وہ شخص جس نے غروب آفتاب میں شک کی بنا پر کھا پی لیا تو اس نے غلطی کی اور اسے قضا کرنا ہوگا کیونکہ جب تک غروب ہونے کا ظن غالب یا یقین کامل نہ ہو جائے افطار کرنا جائز نہیں ہے۔

[3] ایسے لوگوں کو قضا کرنا ہوگا۔

[4] ایسے لوگ اپنے صوم وصلاۃ کے لئے ایک اندازہ متعین کریں گے جیسا کہ نبی ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا کوئی دن سال کے برابر اور کوئی دن مہینہ کے برابر اور کوئی دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور حکم دیا کہ اس وقت کے اہل ایمان اپنے صوم وصلاۃ کے لئے اندازہ متعین کریں۔

③ صیام کی سنتیں

۱۔ سحری کھانا:

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سحری کھاؤ کہ سحری کھانے میں برکت ہے))۔ (متفق علیہ)

سحری کے اندر متعدد طریقوں سے برکت حاصل ہوتی ہے، جن میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ اتباع سنت۔

۲۔ اہل کتاب کی مخالفت۔

۳۔ اس کے ذریعہ عبادت پہ قوت حاصل ہونا۔

٤۔ چستی و پھرتی اور نشاط کی زیادتی۔

۵۔ بھوک و پیاس سے پیدا ہونے والی بدخلقی کا ازالہ۔

٦۔ بوقت سحری مانگنے والے کو صدقہ دینا یا اپنے ساتھ کھانا کھلا دینا۔

۷۔ بوقت سحری ذکر و دعا کرنا جب کہ دعاؤں کی قبولیت کی امید ہوتی ہے۔

۸۔ سونے سے قبل نیت میں غفلت کی صورت میں تلافی کا موقعہ۔

۹۔ صلاۃ فجر کی باجماعت ادائیگی۔

۲۔ سحری میں تاخیر کرنا:

سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے، انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ: ((نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کھائی، جب دونوں سحری کھا چکے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے صلاۃ پڑھائی۔ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ سحری سے فارغ ہونے اور صلاۃ میں داخل ہونے کے درمیان کتنا وقت تھا؟ انھوں نے جواب دیا: جتنے میں آدمی پچاس آیتیں پڑھ لیتا ہے))۔ (بخاری)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((جب تم میں سے کوئی شخص اذان سنے اور اس کے ہاتھ میں برتن ہو تو اس وقت تک برتن نیچے نہ رکھے جب تک اس سے اپنی ضرورت پوری نہ کر لے))۔ (احمد وابوداود وصححہ الألبانی)

سحری میں تاخیر صوم رکھنے والے پر نرمی کا باعث ہے نیز اس سے صلاۃ فجر باجماعت چھوڑ کر سونے سے محفوظ رہنے کی زیادہ امید ہے۔

۳۔افطار میں جلدی کرنا:

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ((لوگ ہمیشہ خیر میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے))۔(متفق علیہ)

کیونکہ جس شخص نے افطار میں جلدی کی اس نے سنت کی تعمیل کی اور سنت کی حدبندیوں پہ ٹھہر گیا،اور اہل کتاب کی مخالفت کی جو تاروں کے نکلنے تک افطار کو مؤخر کرتے ہیں۔افطار میں جلدی کی حکمت یہ ہے کہ وہ صائم کے لئے بہتر ہے،اور عبادت پہ قوی رکھنے کے لئے اچھا ہے۔(تاخیر سے سحری کھانے اور افطار میں جلدی کرنے سے بھوک وپیاس کا وقفہ مختصر ہو جاتا ہے)۔

٤۔رطب(تر کھجور) سے افطار کرنا

صائم کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ رطب(تر کھجور) سے افطار کرے،رطب نہ ملنے کی صورت میں تمر(خشک کھجور) سے افطار کرے اور یہ بھی نہ مل سکے تو پانی سے افطار کرے۔انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ: ((رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ ادا کرنے سے پہلے چند رطب کھجوروں سے افطار کرتے تھے اور اگر یہ نہ ہوتا تو خشک کھجوروں سے اور اگر خشک کھجوریں نہ ملتیں تو پانی کے چند گھونٹ لے لیتے))۔(ابوداود،ترمذی وحسنہ الألبانی)

٥۔حالت صوم میں دعا کرنا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((تین لوگوں کی دعا رد نہیں کی جاتی [١] صائم یہاں تک کہ افطار کرلے [٢]انصاف پرور حاکم [٣]مظلوم))۔(احمد وترمذی وصححہ الألبانی)

٦۔افطاری کی دعا پڑھنا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتْ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

[پیاس بجھ گئی،رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا ان شاءاللہ] (ابوداود وحسنہ الألبانی)

۷۔صوم کے منافی امور سے بچنا

ایک مسلمان کو ایسے تمام گناہوں اور نافرمانیوں سے بچنا چاہئے جو اس کے صوم کو مخدوش کرتے ہوں، اس کا ثواب کم کرتے ہوں، اور اللہ تعالی کے غضب کا باعث ہوں، مثلاً سود خوری، زناکاری، چوری، ناحق کسی کا قتل، یتیموں کا مال کھانا، کسی کی جان اور مال یا عزت وآبرو پر کسی قسم کا ظلم کرنا، معاملات میں فریب اور دھوکادہی کا ارتکاب کرنا، امانتوں میں خیانت کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، رشتے توڑنا، بغض وکینہ رکھنا، اللہ کے حق کے بغیر تعلقات توڑنا اور بات چیت بند رکھنا، نشہ آور چیزوں کا استعمال کرنا، غیبت وچغلی کرنا، جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، ناحق دعوے کرنا اور جھوٹی قسمیں کھانا، داڑھی مونڈانا اور کتروانا، مونچھوں کو پست کے بجائے لمبی رکھنا، کبر وغرور میں مبتلا ہونا، کپڑوں کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا، گانے سننا اور آلات موسیقی اپنے پاس رکھنا، گندی اور عریاں فلمیں اور مجرمانہ سیریل دیکھنا، تاش اور پتے کھیلنا، عورتوں کا بے پردگی اور کافر عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا۔ اور ان کے علاوہ وہ تمام کام جن سے اللہ اور اس کے رسول نے منع فرمایا ہے۔

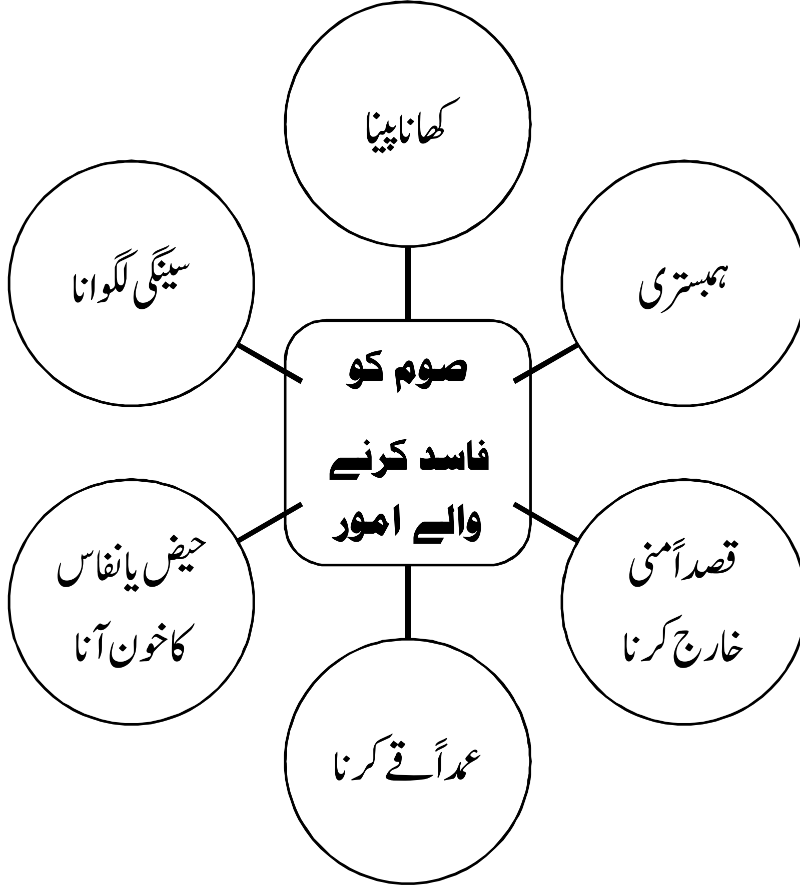
مذکورہ تمام برائیاں ہر وقت اور ہر جگہ حرام ہیں لیکن ماہ رمضان کے مقام واحترام کی بنا پر اس میں ان کا گناہ اور بھی شدید اور عظیم ہو جاتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ((جس نے جھوٹی بات اور اس پر عمل کو نہیں چھوڑا، اللہ کو اس کا کھانا پینا چھوڑنے کی ضرورت نہیں))۔ (بخاری عن أبی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

نیز نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ((صوم ڈھال ہے۔ چنانچہ جب تم میں سے کسی کے صوم کا دن ہو، تو وہ فحش گوئی نہ کرے اور شور نہ مچائے، اگر کوئی اس کو گالی دے، یا اس سے لڑائی کرے، تو اس سے کہہ دے: میں صائم ہوں))۔ (متفق علیہ عن أبی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

۸۔زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنا

صائم کے لئے مستحب ہے کہ زیادہ سے زیادہ نیک عمل کرے مثلاً اللہ تعالی کا ذکر، تلاوت قرآن، نفلی عبادات، صدقہ وخیرات، عمرہ وغیرہ۔

4 صوم کو فاسد کردینے والے امور



کچھ چیزیں صوم کو فاسد کردیتی ہیں، ایک مسلمان پر ان کی معرفت ضروری ہے، تاکہ ان سے اجتناب کرے، اوران سے بچ کررہے۔ وہ چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ قصداً کھانا پینا اور اس کے ہم معنی کام کرنا

اگر کسی صائم نے قصداً کھاپی لیا، یارگوں کی راہ سے غذابخش انجکشن لے لیا، یا خون چڑھوالیا تو اس کا صوم فاسد ہوجائے گا اوراسے قضا کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ وَكُلُواْ وَٱشۡرَبُواْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ ٱلۡخَيۡطُ ٱلۡأَبۡيَضُ مِنَ ٱلۡخَيۡطِ ٱلۡأَسۡوَدِ مِنَ ٱلۡفَجۡرِۖ ثُمَّ أَتِمُّواْ ٱلصِّيَامَ إِلَى ٱلَّيۡلِ ﴾البقرة: ۱۸۷

[تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے۔ پھر رات تک صوم کو پورا کرو]

لیکن جس شخص نے بھول کر کھاپی لیا تواس پر کوئی حرج نہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((جس شخص نے بھول کر کھاپی لیا وہ اپنا صوم پورا کرے، اسے اللہ

نے کھلایا پلایا ہے))۔ (متفق علیہ)

ایسے ہی ہر وہ چیز صوم کو فاسد کر دیتی ہے جو ناک کی راہ سے معدہ کو پہنچ جائے کیونکہ وہ کھانے پینے کے ہم معنی ہے۔ نبی ﷺ نے لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: (([وضو کرتے ہوئے] ناک میں خوب زور سے پانی کھینچو سوائے اس کے کہ صوم کی حالت میں ہو))۔(ابوداود، ترمذی، نسائی، وصححہ الألبانی)

۲۔جماع (ہمبستری)

اگر کسی مسلمان نے صوم کی حالت میں رمضان کے دن میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی تو اس پر قضا اور کفارہ لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَٱلْـَٔـٰنَ بَـٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُوا۟ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ ﴾ البقرة: ١٨٧

[صوم کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمھارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمھارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمھاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمھاری توبہ قبول فرما کر تم سے در گذر فرمالیا، اب تمھیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ((اسی دوران کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اچانک ایک آدمی آیا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول میں برباد ہو گیا، آپ نے پوچھا: تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے حالت صوم میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو ایک گردن آزاد کر سکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں (مجھے اس کی طاقت نہیں) آپ نے پوچھا کیا تو لگاتار دو ماہ صوم رکھ سکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں (مجھے اس کی بھی طاقت نہیں) آپ نے پوچھا: کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ نبی ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے۔ راوی کا بیان ہے: ہم اسی حالت میں وہاں بیٹھے تھے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک بڑا ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے فرمایا: مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: اسے لے لو اور صدقہ کر دو۔ اس شخص نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا اپنے سے زیادہ فقیر شخص

پر (صدقہ کروں)؟ اللہ کی قسم! مدینہ کی دونوں کالی پہاڑیوں کے بیچ میرے گھر والوں سے زیادہ فقیر کوئی گھر نہیں ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کے دانت ظاہر ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: اپنے اہل وعیال کو کھلا دو))۔ (متفق علیہ)

مسائل برائے بحث:

۱۔ ایک شخص نے ماہ رمضان میں صوم کی حالت میں کئی دن اپنی بیوی سے ہمبستری کی، اسے مسئلہ معلوم نہیں تھا، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟[1]

۲۔ مسافر اور مریض کو رمضان میں صوم نہ رکھنے کی اجازت ہے، کیا وہ ایسی حالت میں اپنی بیویوں سے ہمبستری کر سکتے ہیں؟[2]

۳۔ قصداً منی نکالنا

اگر کسی مسلمان نے صوم کی حالت میں قصداً اپنا منی باہر نکالا مثلاً مشت زنی کی یا بوسہ لینے یا لمس کرنے یا بار بار نظر ڈالنے سے انزال ہو گیا تو اس کا صوم فاسد ہو جائے گا۔ کیونکہ صائم سے متعلق حدیث قدسی میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: ((صوم رکھنے والا میری خاطر اپنا کھانا اور پینا اور اپنی شہوت ترک کرتا ہے، صوم میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا))۔ (متفق علیہ)

٤۔ عمداً قے کرنا

معدہ میں موجود کھانے پینے کو جان بوجھ کر منہ کے راستے سے نکالنے پر صوم فاسد ہو جائے گا لیکن اگر از خود بلا اختیار قے آجائے تو اس سے صوم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((جس کو بے اختیار قے ہو جائے اس پر قضا نہیں، اور جو عمداً قے کرے وہ قضا کرے))۔ (سنن اربعہ، احمد، صححہ الألبانی)

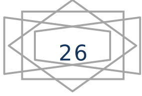
٥۔ حیض ونفاس کا خون نکلنا

عورت کو اگر حیض یا نفاس کا خون آجائے تو اس کا صوم باطل ہو جائے گا۔ اس کی دلیل ابوسعید

---

[1] ہر دن کے بدلے ایک کفارہ دینا ہو گا اور اگر ایک دن میں کئی بار جماع کیا ہے تو صرف ایک ہی کفارہ ہے۔ جہالت عذر نہیں ہے۔

[2] ہاں، کر سکتے ہیں، کوئی حرج نہیں ہے۔



خدری رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جس کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((اے عورتو! صدقہ کرو، کیونکہ میں نے جہنمیوں کی اکثریت تم کو دیکھا ہے۔ عورتوں نے کہا: ایسا کیوں ہے اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: تم بہت لعنت کرتی ہو اور شوہروں کی ناشکری کرتی ہو، میں نے تم سے زیادہ کم عقل و کم دین کسی کو نہیں دیکھا جو ایک ہوشیار آدمی کی عقل کو ختم کر دیتی ہو۔ عورتوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے عقل اور دین کی کمی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایک عورت کی گواہی مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں ہے؟ عورتوں نے کہا: ضرور، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے۔ (پھر فرمایا) کیا ایسی بات نہیں کہ تم میں سے جب کوئی عورت حالت حیض میں ہوتی ہے تو نہ صلاۃ پڑھتی ہے اور نہ صوم رکھتی ہے؟ عورتوں نے کہا: ضرور، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کے دین کی کمی ہے))۔ (متفق علیہ)

حیض و نفاس والی عورتیں اس معاملہ میں برابر ہیں کیونکہ حیض و نفاس دونوں طرح کے خون کا ایک ہی حکم ہے۔ البتہ استحاضہ سے صوم فاسد نہیں ہوتا۔

٦۔ سینگی کے ذریعہ خون نکلوانا یا اس جیسا کوئی عمل کرنا

اگر کوئی صائم سینگی کے ذریعے بطور علاج خون نکلوائے یا کسی مریض کو خون کا عطیہ دینے کے لئے خون نکلوائے تو اس کا صوم فاسد ہو جائے گا۔ شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے افطار کر لیا))۔ (احمد، ترمذی، ابوداود، ابن ماجہ، وصححہ الألبانی)

مسائل برائے بحث:

١۔ ایک شخص نے ماہ رمضان میں صوم رکھا، اسے سخت پیاس لگی، اس نے پانی پی لیا، شریعت میں اس کا کیا حکم ہے؟[1]

٢۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر آپ کسی مسلمان کو رمضان کے دنوں میں بھول کر کھاتے یا پیتے ہوئے دیکھیں تو اسے منع نہ کریں کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا پلایا ہے، کیا ان کی بات صحیح ہے؟[2]

---

[1] اس کا صوم باطل ہو گیا، اسے ایک دن قضا کرنا ہو گا۔

[2] اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کو رمضان کے دن میں کھاتے پیتے دیکھے تو اس پر انکار کرنا فرض ہے کیونکہ رمضان کے دنوں میں لوگوں کے سامنے کھانا پینا ایک برائی ہے جس سے روکنا ہر مسلمان کا فرض ہے اگرچہ کھانے والا اپنے آپ میں معذور ہو تاکہ لوگ بھول کے دعوے کا سہارا لے کر اللہ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو علانیہ نہ کرنے لگ جائیں، اگر کوئی علانیہ کھانے پینے والا اپنے بھول کے دعوے میں سچا ہو گا تو اس پر قضا ضروری نہیں ہو گا، ایسے ہی اگر کوئی مسافر ہے

نشاط:

☆سرمہ لگانے اور آنکھ اور کان میں دوا ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

☆غیر غذا بخش انجکشن لگوانے اور جانچ کی خاطر معمولی خون نکلوانے کا کیا حکم ہے؟

☆پانی سے ٹھنڈک حاصل کرنے، غسل کرنے، عطر لگانے، خوشبو سونگھنے اور کھانا چکھنے کا کیا حکم ہے؟

☆رمضان کے دنوں میں مسواک کرنے اور ٹوتھ پیسٹ (منجن) استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

☆بوقت ضرورت صائم کے لئے منہ اور ناک کے اندر اسپرے استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟

☆جس شخص نے صوم کی حالت میں بھول کر کھاپی لیا اس کا کیا حکم ہے؟

☆جس شخص کو نیند کی حالت میں احتلام ہو گیا اس کا کیا حکم ہے؟ اور جس شخص کو سوچنے کی بنا پر منی خارج ہو گیا اس کا کیا حکم ہے؟

☆کسی شخص کو صوم کی حالت میں نکسیر پھوٹ گیا یا ہاتھ یا پیر میں زخم آگیا اس کا کیا حکم ہے؟

☆صوم کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ لینے یا اس سے مباشرت کرنے کا کیا حکم ہے؟

☆حیض و نفاس والی عورتیں کب قضا کریں گی؟

☆اس وقت آپ کیا کریں گے جب (سحری کھاتے ہوئے) آپ کے ہاتھ میں پانی کا برتن ہو اور اذان کی آواز آپ کو سنائی دے؟[1]

5 کن لوگوں کے لئے ماہ رمضان میں صوم نہ رکھنا جائز ہے؟

[۱] مریض اور مسافر۔

مریض اور مسافر کے لئے جائز ہے کہ وہ رمضان میں صوم نہ رکھیں اور بعد میں اس کی قضا کرلیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ البقرة: ۱۸٤ [تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرلے]

مسافر پر اگر صوم رکھنے میں مشقت ہو تو افضل یہ ہے کہ وہ صوم نہ رکھے۔ اور اگر صوم رکھنا اور نہ رکھنا اس کے لئے برابر ہے تو افضل یہ ہے کہ صوم رکھ لے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((ہم

تو اسے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ ایسے مقیم لوگوں کے سامنے وہ کھائے پئے جو اس کی حالت سفر کے بارے میں نہیں جانتے، ایسے ہی کافروں کو بھی مسلمانوں کے درمیان علانیہ کھانے پینے سے روکا جائے گا تاکہ تساہل عام نہ ہو جائے اور اس لئے بھی کہ کفار کے لئے اپنے دین باطل کے شعائر کا اعلان ممنوع ہے۔

[1] سنن ابوداود میں صحیح سند سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اذان سنے اور اس کے ہاتھ میں برتن ہو تو اسے نہ رکھے یہاں تک کہ اس سے اپنی حاجت پوری کرلے۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ کرتے تھے تو صوم رکھنے والے کو افطار کرنے والے پر اعتراض نہ ہوتا تھا اور نہ ہی افطار کرنے والے کو صوم رکھنے والے پر۔ صحابہ کا خیال تھا کہ جو شخص اپنے اندر قوت پائے اور صوم رکھ لے تو یہ اچھا ہے اور جو اپنے اندر کمزوری پائے اور افطار کرلے تو یہ بھی اچھا ہے))۔(صحیح مسلم)

لیکن اگر صوم رکھنے میں سخت مشقت ہو تو ایسے شخص کا صوم رکھنا حرام ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں: ((رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کہ آپ نے بھیڑ دیکھی اور دیکھا کہ ایک آدمی کو سایہ کیا گیا ہے، آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: صوم کی حالت میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سفر میں صوم رکھنا نیکی نہیں ہے))۔(متفق علیہ)

جہاں تک اس مریض کا معاملہ ہے جو قابل اعتماد ڈاکٹروں کی شہادت کی بنیاد پر شفا کی امید نہیں رکھتا تو اس پر نہ ہی صوم واجب ہے اور نہ ہی قضا بلکہ وہ بھی بڑے بوڑھے مرد یا بڑی بوڑھی عورت کی طرح ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا۔

مسائل برائے بحث:

۱۔ کیا پورے رمضان کا کفارہ ایک ہی بار شروع یا درمیان یا آخر رمضان میں ایک ساتھ ادا کر دینا جائز ہے؟[1]

۲۔ اس مریض کا شریعت میں کیا حکم ہے جس کی عقل ایک دو دن کے لئے چلی گئی پھر واپس آئی، اسے ان ایام کی قضا کرنی ہوگی یا نہیں؟[2]

۳۔ ایک مسافر کسی شہر میں چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا عزم رکھتا ہے، اس پر صوم رکھنا واجب ہے یا اس کے لئے صوم نہ رکھنے کی اجازت ہے؟[3]

[۲] حیض و نفاس والی عورتیں۔

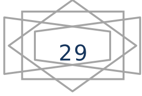
حیض و نفاس والی عورتوں پر افطار کرنا واجب اور صوم رکھنا حرام ہے اور اگر یہ دونوں صوم رکھتی ہیں تو ان کا صوم صحیح نہیں ہوگا اور ان پر حیض و نفاس کے دنوں میں چھوٹے ہوئے صوم کی قضا کرنا لازم

---

[1] جائز ہے۔

[2] عقل و شعور نہ رہنے کی حالت میں انسان مرفوع القلم ہو جاتا ہے لہٰذا ان دنوں کی قضا نہیں۔

[3] احتیاط یہ ہے کہ صلاۃ بھی مکمل پڑھے، قصر نہ کرے، اور صوم بھی رکھے، تاکہ اہل علم کے اختلاف سے محفوظ رہے اور تساہل کا دروازہ بھی نہ کھلنے پائے۔



ہے۔

((معاذہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا بات ہے کہ حائض صوم کی قضا کرتی ہے اور صلاۃ کی قضا نہیں کرتی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تو حروریہ ہے؟ میں نے جواب دیا: میں حروریہ (بدعتی فرقہ میں سے) نہیں لیکن پوچھتی ہوں، آپ نے فرمایا: ہم کو (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں) حیض آتا تھا تو صوم کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور صلاۃ کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا))۔(مسلم)[1]

حیض اور نفاس والی عورتیں برابر ہیں کیونکہ حیض و نفاس دونوں کا حکم یکساں ہے۔

مسائل برائے بحث:

۱۔ جس کو صوم کے بدلے کھانا کھلانے کی طاقت نہ ہو، کیا اس سے کھانا کھلانا معاف ہو جائے گا؟[2]

۲۔ جس نے ایک رمضان کے چھوٹے ہوئے صوم کی قضا اگلے رمضان تک مؤخر کر دی، کیا اس پر قضا کے ساتھ ہر دن کے بدلے ایک آدمی کو کھانا کھلانا بھی واجب ہے؟[3]

۳۔ اگر کوئی عورت حالت حیض میں صوم رکھ لے تو اس کا کیا حکم ہے؟[4]

۴۔ مانع حیض گولیاں یا انجکشن استعمال کرنے کا کیا حکم ہے؟[5]

۵۔ ولادت کے بعد اگر کوئی عورت چالیس دن سے قبل نفاس سے پاک ہو جائے تو کیا وہ صوم وصلاۃ کر سکتی ہے؟[6]

[۳] حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت پر اگر صوم رکھنے میں مشقت ہو تو وہ افطار کریں گی اور ان دنوں

[1] عائشہ رضی اللہ عنہا نے صوم وصلاۃ کے درمیان تفریق کی وجہ پوچھنے پر انکار فرمایا، انھیں اندیشہ ہوا کہ معاذہ کو خوارج (اہل بدعت) کی جانب سے یہ شبہ ملا ہو گا کیونکہ اپنی عقل ورائے کے ذریعہ سنتوں پر اعتراض کرنا انھیں کا وطیرہ ہے۔ مذکورہ سوال کے جواب میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے حدیث کا حوالہ دینے سے زیادہ کچھ نہیں کیا، گویا آپ نے سائل سے کہا: علت کا سوال چھوڑ کر اس سے اہم معاملہ پر غور کرو اور وہ ہے شارع کے لئے سر تسلیم خم کرنا۔ ابوالزناد فرماتے ہیں: سنتیں اور حق کے طریقے بکثرت عقل ورائے کے خلاف آتے ہیں، مسلمانوں کو اس کی اتباع کے سوا چارہ نہیں ہوتا، اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ عورت صوم کی قضا کرے گی اور صلاۃ کی قضا نہیں کرے گی۔ (فتح الباری ملاحظہ ہو)

[2] ہاں، معاف ہو جائے گا۔

[3] ہاں، بعض صحابۂ کرام اس بات کا فتوی دیا کرتے تھے۔

[4] حالت حیض میں صوم رکھنا حرام ہے، اس لئے اس عورت پر واجب ہے کہ توبہ کرے اور ان دنوں کے صوم کی قضا کرے۔

[5] اگر ان کے استعمال میں کوئی ضرر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، اور اگر ان کے استعمال کی وجہ سے خون بند ہو جاتا ہے تو عورت غسل کر کے پاک ہو جائے گی اور اپنے سارے کام پاک عورتوں کی طرح کرے گی۔

[6] ہاں، کر سکتی ہے۔

کی قضا کریں گی۔ اس کی دلیل انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث ہے جسے وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((اللہ تعالی نے مسافر کی نصف صلاۃ کو اور مسافر اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے صوم کو معاف کر دیا ہے))۔ (اسے امام احمد اور اہل سنن اربعہ نے بسند حسن روایت کیا ہے)

حدیث مذکور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ صوم کے معاملہ میں حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کا حکم مسافر کے حکم کی طرح ہے، ان دونوں کے لئے بھی افطار جائز ہے لیکن بعد میں قضا کریں گی۔

[٤] بڑا بوڑھا اور بڑی بوڑھی۔

اگر کسی بڑے بوڑھے اور بڑی بوڑھی پر صوم رکھنے میں مشقت ہو تو ان کے لئے افطار کرنا جائز ہے۔ البتہ انھیں ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہو گا۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر اہل علم کا یہی فتوی ہے۔

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب بوڑھے ہو گئے اور صوم رکھنے میں مشقت ہونے لگی تو افطار کرتے تھے اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ (یہ اثر امام بخاری نے اپنی صحیح میں معلق ذکر کیا ہے)۔

عطاء سے مروی ہے کہ انھوں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدۡيَةٌ طَعَامُ مِسۡكِينٍ﴾ البقرۃ/ ١٨٤ [اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں] منسوخ نہیں ہے۔ یہ آیت ان بوڑھے مردوں اور عورتوں کے حق میں ہے جن میں صوم رکھنے کی طاقت نہیں، انھیں ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہیئے۔ (بخاری)

مسائل برائے بحث:

١۔ ایک شخص نے جہالت کی بنا پر صوم نہیں رکھا کیا اس سے قضا ساقط ہو جائے گا؟[1]

[1] جہالت کی بنا پر صوم چھوڑ دینے والے کو قضا کرنا ضروری ہے۔

۲۔کیاامتحان میں دلجمعی کی خاطرایک طالب علم کے لئے صوم چھوڑ دیناجائز ہے؟[1]

۳۔اگرکسی مسلمان نے بیماری کی بناپر رمضان میں صوم نہیں رکھااور پھراسی بیماری میں وفات ہوگئی توکیااس کے وارثوں کو اس کی طرف سے قضاکرناہوگا؟[2]

فوائد:

۱۔رمضان کی قضا میں تاخیر کرنا جائز ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، وہ کہتی ہیں کہ مجھ پر رمضان کا صوم باقی ہوتاتھا اورمیں اس کی قضا نہ کرپاتی تھی مگر شعبان میں۔(متفق علیہ)

۲۔جس شخص نے کسی عذرشرعی مثلاً بیماری وغیرہ کی بنا پر ایک رمضان کی قضا کو اگلے رمضان تک موخر کردیا تو اس پر کوئی حرج نہیں۔لیکن اگر کسی نے بلاعذر قضا کو اگلے رمضان تک موخر کردیا تو اس نے اپنے رب کی نافرمانی کی، قضا کے ساتھ ساتھ اسے توبہ بھی کرنی چاہیئے اور ہردن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا بھی کھلانا چاہیئے،جیسا کہ صحابہٴ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا یہی فتوی ہے۔

۳۔جو شخص قضا کرنے سے پہلے مرجائے اس کی طرف سے اس کا ولی قضا کرے گا۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((جواس حال میں مرا کہ اس پر صوم ہے اس کی طرف سے اس کا ولی صوم رکھے گا))۔(متفق علیہ) ولی سے مراد اس کا قریبی رشتہ دار ہے۔

۳۔لگاتار قضا کرنا بہتر ہے اور الگ الگ قضا کرنا جائز ہے۔

[1] جائز نہیں ہے۔

[2] اس کے وارثوں کو قضانہیں کرناہوگاکیونکہ مریض نے قضاکاوقت نہیں پایا۔

مزید تفصیل کے خواهشمند مندرجه ذیل عمل کرسکتے ہیں:

۱۔صوم کے لئے مطلوبہ صفات اوربقیہ ارکان اسلام کے لئے مطلوبہ صفات کے درمیان مقارنہ۔

۲۔صوم کو فاسد کردینے والے امور سے متعلق ائمہ دین کی آراء کی جمع وتحقیق۔

۳۔دین اسلام کی سہولت کے موضوع پرایک بحث تیار کرنااورافطاری میں رخصت کے نظائراکٹھا کرنا۔

مندرجہ ذیل وسائل سے مذکورہ موضوعات کی تیاری میں مدد لی جاسکتی ہے:

۱۔کتب احادیث اوران کی شروحات

۲۔کتب فقہ وفتاوی

۳۔علمی سی ڈیز

٤۔انٹرنیٹ/اسلامی ویب سائٹس

مجھے اپنی معلومات کا جائزہ لینا ہے۔

☐ مندرجہ ذیل امور مجھے ذکر کرنا ہے:

١۔ کن لوگوں پر صوم واجب ہے؟

٢۔ ارکان صیام؟

٣۔ صوم کی چھ سنتیں؟

٤۔ صوم کو فاسد کرنے والی کوئی تین چیزیں؟

٥۔ صائم کے لئے دعا کے مستحب ہونے کی حدیث؟

☐ مجھے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دینا ہے:

١۔ نبی ﷺ کے فرمان ((صائم نہ بیہودہ گوئی کرے اور نہ چیخے)) سے ہمیں کیا فائدہ ہے؟

٢۔حالت حیض میں کسی عورت کے لئے صوم رکھنے کا کیا حکم ہے؟

٣۔رمضان کے مہینہ میں ایک شخص کو دن میں احتلام ہو گیا کیا وہ اس دن کی قضا کرے؟

٤۔ایک شخص پر کچھ صوم باقی تھا اور اس کی وفات ہو گئی، کون اس کی طرف سے قضا کرے گا؟

٥۔کیا غیبت کرنے سے صوم فاسد ہو جائے گا اور اس پر قضا ضروری ہو گی؟

مجھے خالی جگہیں پر کرنی ہیں۔

- صوم واجب کے لئے نیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
- ذهب الظمأ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے صحیح جملوں پر (✓) کا نشان اور غلط جملوں پر (×) کا نشان لگانا ہے۔

- [ ] صوم واجب کی نیت طلوع فجر سے قبل کرنا ضروری ہے۔
- [ ] غسل کرنے اور کان یا آنکھ میں دوا ڈالنے سے صوم فاسد نہیں ہو گا۔
- [ ] افطاری کے وقت اگر کسی شخص کے پاس کھجور اور پانی ہو تو اسے پہلے پانی پینا چاہئے۔
- [ ] صوم کا وقت سورج طلوع ہونے سے لے کر غروب ہونے تک ہے۔

سبق(3)

رمضان میں فضیلت والے اعمال

سبق کے مقاصد:

توقع ہے کہ ہدایت یاب اس سبق کی تکمیل کے بعد:

١۔قیام اللیل اور تراویح کے فضائل بیان کر سکے گا۔

٢۔ماہ رمضان میں تلاوت قرآن اور صدقہ کی اہمیت کی وضاحت کر سکے گا۔

٣۔صائم کو افطار کروانے کی فضیلت ذکر کر سکے گا۔

٤۔ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت کی وضاحت کر سکے گا۔

٥۔شب قدر کی فضیلت اور اس کے بعض مسائل کو بیان کر سکے گا۔

٦۔اعتکاف کی فضیلت اور اس کے مفہوم کی تشریح کر سکے گا۔

سبق کے وقت کی مجوزہ تقسیم:

موضوعات	منٹ
قیام اللیل اور تراویح کی فضیلت	10
تلاوت وصدقہ کی فضیلت	10
صائم کو افطار کروانے کی فضیلت	5
رمضان میں عمرہ کی فضیلت	5
شب قدر کی فضیلت	10
اعتکاف کی فضیلت	10
مقاصد کی تکمیل کا جائزہ	10

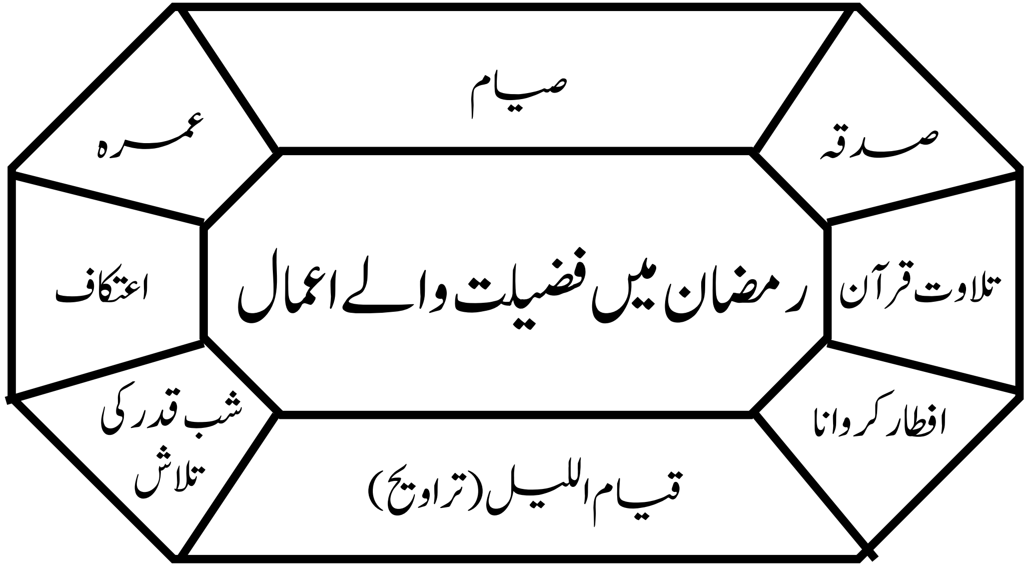
سبق کے لئے مجوزہ تعلیمی وسائل:

١۔حرمین شریفین (مسجد حرام مکہ اور مسجد نبوی مدینہ) کی تراویح کا مشاہداتی پیشکش۔

٢۔تلاوت وصدقہ کی فضیلت کے پوسٹرز۔

٣۔صائموں کی افطاری کروانے کے مناظر کی مشاہداتی پیشکش۔

٤۔اعتکاف اور شب قدر سے متعلق آڈیو کیسٹ۔



مسلمانوں کے لئے ماہ رمضان میں نوع بہ نوع عبادات میں خوب محنت کرنا مشروع ہے مثلاً: نفلی صلاتیں، غور وفکر کے ساتھ تلاوت قرآن، نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا، تمام برائیوں اور گناہوں سے جلد از جلد خالص توبہ کرنا، بہ کثرت تسبیح وتہلیل اور تکبیر واستغفار کرنا، رسول اللہ ﷺ پر صلاۃ وسلام پڑھنا، شرعی دعائیں پڑھنا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، اللہ کی طرف بلانا، فقیروں اور مسکینوں کی ہمدردی کرنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی، پڑوسیوں کی عزت کرنا، بیماروں کی عیادت کرنا، اور دیگر قسم قسم کی نیکیاں کرنا۔

ہم آئندہ سطروں میں ماہ رمضان میں فضیلت رکھنے والے چند اعمال کا تذکرہ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی کتاب وسنت سے اس کے دلائل بھی ذکر کر رہے ہیں۔

1 صیام:

اس کے بارے میں تفصیل گذر چکی ہے۔

2 قیام وتراویح:

ماہ رمضان میں قیام اللیل کے استحباب کی تاکید ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ((جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کا قیام کیا تو اس

کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں))۔(متفق علیہ)

آپ ﷺ کا عمل یہ تھا کہ آپ عام طور پر آٹھ رکعتیں قیام اللیل فرماتے تھے۔ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرتے،اور تین رکعتیں وتر پڑھتے تھے۔نہایت خشوع و خضوع اور اطمینان کے ساتھ پڑھتے، ٹھہر ٹھہر کر تلاوت قرآن کرتے۔عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ: ((آپ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں کبھی گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے))۔ (متفق علیہ)

عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کی روایت ہے کہ: ((نبی ﷺ رات میں دس رکعتیں صلاۃ پڑھتے تھے،ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے اور ایک رکعت وتر پڑھتے))۔(صحیح مسلم)

لہٰذا تراویح کی رکعتوں کی تعداد کے مسئلہ میں افضل یہی ہے جو ذکر ہوا،کیونکہ یہی اکثر و بیشتر حالات میں آپ ﷺ کے عمل کے مطابق ہے،اور صلاۃ پڑھنے والوں پر اسی میں نرمی و سہولت بھی ہے،اور یہی خشوع و خضوع اور اطمینان کے زیادہ قریب بھی ہے۔

لیکن جو شخص اس سے زیادہ رکعتیں تراویح پڑھے تو اس پر کوئی حرج نہیں کیونکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((رات کی صلاۃ دو دو رکعت ہے،جب کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لے اس کی پڑھی ہوئی ساری صلاۃ وتر ہو جائے گی))۔(متفق علیہ)

نشاط:

☆اس مقتدی کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے جو امام کے صلاۃ ختم کرنے سے پہلے صلاۃ تراویح چھوڑ دیتا ہے؟[1]

③ تلاوت قرآن:

ماہ رمضان میں کثرت کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کرنا مستحب ہے کیونکہ یہ مہینہ قرآن کا

[1] افضل یہ ہے کہ امام کے ساتھ تراویح پڑھنے والا امام کے ساتھ تراویح مکمل کرے کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ((جب کوئی شخص امام کے ساتھ قیام کرتا ہے یہاں تک کہ امام صلاۃ مکمل کر لے تو اس کے لئے پوری رات کا قیام لکھا جاتا ہے))۔(احمد و ترمذی)

مہینہ ہے۔اللہ تعالیٰ کاارشادہے: ﴿ شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ ٱلْقُرْءَانُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ ﴾البقرة: ١٨٥

[ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں]

رسول اللہ ﷺ خصوصی طور سے رمضان میں زیادہ تلاوت فرمایا کرتے تھے،اور رمضان کی ہر رات جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کو قرآن پڑھایا کرتے تھے۔

4 صدقہ:

رمضان صدقہ و خیرات کرنے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا مہینہ ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((رسول اللہ ﷺ تمام انسانوں سے زیادہ سخی اور فیاض تھے اور آپ کی فیاضی رمضان میں بہت زیادہ بڑھ جاتی تھی، خصوصاجب جبریل علیہ السلام آپ سے ملنے آتے تھے،جبریل علیہ السلام آپ سے رمضان کی ہر رات ملتے تھے اور قرآن پڑھاتے تھے،اس وقت اللہ کے رسول ﷺ رحمت بھری ہواؤں سے زیادہ سخی ہوتے تھے))۔(متفق علیہ)

5 صائم کو افطار کرانا:

زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

((جس شخص نے کسی صائم کو افطار کرایا اس کو صائم کے اجر میں کمی ہوئے بغیر صائم کے ثواب جیسا ثواب ملے گا))۔(احمد، ترمذی،ابن ماجہ، وصححہ الألبانی)

مسئلہ برائے بحث:

١۔اگر کسی شخص نے کسی رفاہی ادارہ کو افطار کروانے کے مد میں چندہ دیا کیا اسے افطار کروانے کا ثواب مل جائے گا یا خود ہی اپنے ہاتھ سے افطاری کروانا ضروری ہے؟[1]

6 عمرہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((رمضان میں عمرہ حج

[1] اگر قابل اعتماد ادارہ ہے توان شاءاللہ اسے دینے سے افطار کا ثواب ملے گا۔

کے برابر ہے، یا میرے ساتھ حج کے برابر ہے))۔(متفق علیہ)

7 شب قدر کی تلاش

8 اعتکاف

(ان دونوں امور سے متعلق تفصیل آرہی ہے)

شب قدر

شب قدر کی فضیلت:

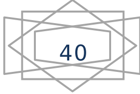
شب قدر سال کی سب سے زیادہ فضیلت والی رات ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ﴿١﴾ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ﴿٢﴾ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ﴿٣﴾ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ﴿٤﴾ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ﴿٥﴾ ﴾ القدر: ١ - ٥

[یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں نازل فرمایا۔آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس میں (ہر کام کے سرانجام دینے کو) فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر کے طلوع ہونے تک رہتی ہے]۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿ حمٓ ﴿١﴾ وَٱلْكِتَٰبِ ٱلْمُبِينِ ﴿٢﴾ إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةٍ مُّبَٰرَكَةٍ ۚ إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ﴿٣﴾ فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ﴿٤﴾ أَمْرًا مِّنْ عِندِنَآ ۚ إِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٥﴾ ﴾ الدخان: ١ - ٥

[حم، قسم ہے اس وضاحت والے کتاب کی، یقیناً ہم نے اسے بابرکت رات میں اتارا ہے، بے شک ہم ڈرانے والے ہیں، اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے، ہمارے پاس سے حکم ہو کر، ہم ہی ہیں رسول بنا کر بھیجنے والے] ۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت رکھتے ہوئے شب قدر کو قیام کیا اس کے سارے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں))۔(متفق علیہ)



شب قدر کا قیام صلاۃ وذکر، دعاو تلاوت قرآن، اور دیگر نیکیوں کے راستے اپناہو کر ہو گا۔

شب قدر کب ہوتی ہے؟

رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں شب قدر کا تلاش کرنا مستحب ہے۔ نبی ﷺ اس کی تلاش میں محنت کیا کرتے تھے۔ جب آخری عشرہ آتا تو راتوں کو بیدار رہتے، اپنے اہل وعیال کو جگاتے اور کمر کس لیتے۔ رمضان کی ستائیسویں شب کو شب قدر ہونے کی سب سے زیادہ امید ہوتی ہے کیونکہ بہت سے صحابہ سے یہ قول مروی ہے جن میں سے ایک عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ قسم کھایا کرتے تھے کہ شب قدر ستائیسویں شب کو ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے۔ البتہ بعض مسلمانوں کا یہ عمل قطعاً نامناسب ہے کہ وہ ستائیسویں کے علاوہ بقیہ تمام راتوں میں غفلت اور لاپرواہی سے کام لیتے ہیں جبکہ اس شب کو مخفی رکھنے کی حکمت ہی یہی ہے کہ مسلمان آخری دس دنوں کی ہر رات یا کم از کم طاق راتیں عبادات ونوافل میں خوب محنت کرکے گذاریں۔

شب قدر کی دعا:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتلایئے اگر مجھے شب قدر معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا: کہو: **اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي** [اے اللہ ! تو بڑا معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے، مجھ کو معاف کردے] (ترمذی، ابن ماجہ، وصححہ الألبانی)

اعتکاف

مفہوم:

اعتکاف کا لغوی معنی ہے کسی چیز سے چمٹ جانا اور اپنے نفس کو اس پر روکے رکھنا خواہ وہ چیز اچھی ہو یا بری۔ اور اس کا اصطلاحی معنی ہے: اللہ تعالی کی قربت حاصل کرنے کی نیت سے مسجد کو لازم کر لینا اور اسی میں ٹھہرنا۔

مشروعیت:

مرد و عورت سب کے لئے اعتکاف کی مشروعیت پر اہل علم کا اجماع ہے۔ رسول اللہ ﷺ شب قدر کی تلاش میں رمضان کے آخری دس دنوں کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی ازواج مطہرات نے بھی آپ کی زندگی میں آپ کے ساتھ اور آپ کی وفات کے بعد مسجد میں اعتکاف کیا ہے۔

ارکان:

۱۔نیت۔ عمر رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے: ((اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے))۔ (متفق علیہ)

۲۔مسجد میں ٹھہرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمۡ عَٰكِفُونَ فِي ٱلۡمَسَٰجِدِ﴾ البقرة: ۱۸۷

[عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم اس وقت مسجدوں میں اعتکاف میں ہو]

اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے کیونکہ کسی مسجد کی تخصیص کی کوئی صریح دلیل موجود نہیں ہے۔

معتکف میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کا وقت:

جو شخص رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا چاہے، رمضان کی ۲۱ تاریخ کی صبح کو فجر پڑھ کے اپنی اعتکاف گاہ میں داخل ہو اور مسجد ہی میں رہے، پھر وہیں سے صلاۃ عید کے لئے نکلے۔

مستحبات و مکروہات:

مستحب یہ ہے کہ معتکف بکثرت نفلی عبادتیں کرے اور اپنے آپ کو صلاۃ، تلاوت قرآن، تسبیح و تحمید، تہلیل و تکبیر، درود و استغفار، ذکر و دعا اور دیگر اطاعت کے کاموں میں مشغول رکھے اور لایعنی

باتوں اور کاموں سے اپنے آپ کو بچائے۔

معتکف کے لئے جائز امور:

معتکف کے لئے اپنی اعتکاف گاہ سے ان ضروریات کے لئے نکلنا جائز ہے جن کے بغیر اسے چارہ نہیں، جیسے پیشاب و پاخانہ وغیرہ یا کھانا کھانے کے لئے اگر اس کے لئے مسجد میں کوئی کھانا پہنچانے والا نہ ہو۔ ایسے ہی اگر اس کے دوست احباب مسجد میں اس کی ملاقات کو آئیں اور اس سے باتیں کریں تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ نبی ﷺ کی بعض بیویاں آپ کی زیارت کرتی تھیں اور آپ سے باتیں کرتی تھیں۔

معتکف کے لئے کسی غیر واجب نیکی کے کام کے لئے اپنی اعتکاف گاہ سے نکلنا جائز نہیں۔ جیسے مریض کی عیادت یا جنازہ میں حاضری وغیرہ، لہٰذا معتکف ایسا نہ کرے البتہ اگر اس نے اعتکاف کی ابتدا میں اس کی شرط لگالی ہے تو ایسا کر سکتا ہے۔

اعتکاف کو باطل کر دینے والی چیزیں:

۱۔ بلا ضرورت جان بوجھ کر مسجد سے نکلنے کی وجہ سے اعتکاف باطل ہو جائے گا خواہ تھوڑی ہی دیر کے لئے ہو۔

۲۔ جماع سے اعتکاف باطل ہو جائے گا۔ ارشاد ربانی ہے: ﴿وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِي ٱلْمَسَٰجِدِ﴾ البقرۃ: ۱۸۷ [عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم اس وقت مسجدوں میں اعتکاف میں ہو]

نشاط:

۱۔ کیا اعتکاف صوم کے بغیر جائز نہیں؟[1]

۲۔ کیا ضرورت پڑنے پر اعتکاف کو توڑا جا سکتا ہے؟[2]

---

1 صحیح بات یہ ہے کہ اعتکاف کے لئے صوم کی شرط نہیں ہے۔

2 اگر اعتکاف نذر کی بنا پر ہے اور متعین مدت کے ساتھ نذر مانی گئی ہے تو اسے پورا کرنا ضروری ہے، اور اگر نفلی اعتکاف ہے تو آدمی آزاد ہے خواہ اسے پورا کرے یا درمیان میں توڑ دے۔

ضمیمہ

صدقۂ فطر

ماہ رمضان مکمل ہونے پر صلاۃ عید کی ادائیگی سے قبل ہر مسلمان پر صدقۂ فطر کی ادائیگی فرض ہے۔ صوم رمضان کی فرضیت کے سال ہی ۲ ھ میں اس کی مشروعیت ہوئی۔

بہت سارے مسلمان صدقۂ فطر کی ادائیگی میں غفلت ولاپرواہی سے کام لیتے ہیں جو یقیناً انتہائی افسوسناک حرکت ہے۔

صدقۂ فطر کا حکم:

رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام صدقۂ فطر کی ادائیگی کو فرض قرار دیا ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا فطرہ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، ہر آزاد و غلام، مرد و عورت، چھوٹے اور بڑے مسلمان پر فرض قرار دیا ہے۔ (متفق علیہ)

فطرہ کی حکمت:

۱۔ اللہ کی نعمت کے شکریہ کا اظہار کہ اس نے رمضان کے صیام و قیام کی تکمیل کی توفیق بخشی اور اس مہینہ میں نیک اعمال کرنے کی سہولت عطا فرمائی۔

۲۔ حالت صوم میں صادر ہو جانے والی کوتاہیوں، خامیوں، کمیوں، لغویات، نقائص اور گناہ کے کاموں سے پاک کرنا۔

۳۔ فقراء اور مساکین کے ساتھ بہتر سلوک اور نیک رویہ۔

۴۔ سخاوت و فیاضی کے بلند ترین اخلاق اور ہمدردی و غمخواری کی تڑپ پیدا کرنا۔

۵۔ عید کے پر مسرت موقعہ پر غریبوں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کو بھیک مانگنے کی ذلت سے محفوظ رکھنا تاکہ وہ بھی امیروں اور دولت مندوں کے دوش بدوش عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں اور عید سب کی عید ہو۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صائم کو لغو اور بیہودہ باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مسکینوں کو خوراک مہیا کرنے کے لئے صدقۂ فطر فرض قرار دیا ہے جس نے اسے صلاۃ عید سے پہلے ادا کیا تو یہ ایک مقبول صدقہ ہے لیکن جس نے صلاۃ عید کے بعد ادا کیا تو وہ (صدقۂ فطر نہیں بلکہ) عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہے ۔(ابوداؤد، ابن ماجہ)

فطرہ کس پر واجب ہے؟

فطرہ ہر ایسے آزاد مسلمان پر واجب ہے جس کے پاس عید کے دن اور رات اس کی اپنی خوراک اور اپنے زیر کفالت اہل وعیال کی خوراک سے زائد ایک صاع کی مقدار میں غلہ موجود ہو۔ یہی جمہور کا مذہب ہے۔

ایک مسلمان خود اپنا فطرہ بھی ادا کرے اور ان تمام لوگوں کا بھی جن کا نان ونفقہ اس کے اوپر لازم ہے مثلا اپنی بیوی اور اولاد نیز ایسے خدام اور نوکر چاکر جن کے نان نفقہ کا ذمہ دار ہے۔

فطرہ کی مقدار:

ہر فرد کی طرف سے ایک صاع غلہ صدقۂ فطر کی مقدار ہے۔ ایک صاع غلہ کا وزن اچھے گیہوں سے تقریباً ڈھائی کیلو گرام ہوتا ہے۔

صدقۂ فطر میں کون سی جنس نکالنی چاہئے؟:

صدقۂ فطر ان اجناس میں سے ہونا چاہئے جو انسانوں کی خوراک ہیں مثلاً گیہوں، جو، کھجور، کشمش، پنیر، چاول ، مکئی یا کوئی دیگر چیز جو انسانوں کی خوراک مانی جاتی ہے۔

ابو سعید خدری ص فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے زمانے میں ایک صاع غلہ (کھانا) صدقۂ فطر نکالا کرتے تھے اور ان دنوں ہمارا غلہ (کھانا) جو، کشمش، پنیر اور کھجور تھا۔ (بخاری)

معلوم ہوا کہ:

۱۔ جانوروں کا چارہ فطرہ میں نکالنا درست نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے فطرہ مسکینوں کی خوراک کے لئے فرض کیا ہے نہ کہ چوپایوں کی خوراک کے لئے۔

۲۔آدمیوں کی خوراک کے علاوہ کپڑے،فرش، برتن اور ساز وسامان وغیرہ بھی فطرہ میں نکالنا صحیح نہیں کیونکہ نبی ﷺ نے اسے غلہ میں متعین کیا ہے چنانچہ آپ ﷺ کے متعین کردہ حدود سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔

۳۔غلہ کی قیمت نکالنا بھی درست نہیں کیونکہ:

]۱[۔یہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا ہے: جس نے ہمارے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس دین میں نہیں ہے تو وہ رد کر دیا جائے گا۔(متفق علیہ) نیز فرمایا: جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔(مسلم)

]۲[۔قیمت نکالنا عمل صحابہ کے بھی خلاف ہے۔صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک صاع غلہ ہی نکالا کرتے تھے۔

]۳[۔نبی ﷺ نے صدقۂ فطر مختلف اجناس میں متعین کیا ہے جن کی قیمتیں غالبا مختلف ہوتی ہیں،اگر قیمت کا اعتبار ہوتا تو کسی ایک جنس کا ایک صاع واجب ہوتا اور دوسرے اجناس سے اس کی قیمت کے مطابق مقدار واجب ہوتی۔

]٤[۔قیمت نکالنے سے فطرہ کی حقیقت ختم ہو جاتی ہے کیونکہ وہ ایک ظاہری شعار ہے جسے سب جانتے ہیں جبکہ قیمت نکالنے کی شکل میں وہ ایک مخفی صدقہ ہو جاتا ہے جسے صرف دینے اور لینے والے ہی جانتے ہیں۔

فطرہ واجب ہونے کا وقت:

عید کی رات سورج ڈوبنے کے وقت صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے، جس کے اندر اس وقت واجب ہونے کی شرطیں پائی گئیں اس پر واجب ہو جائے گی ورنہ نہیں،اس بنیاد پر جس شخص کا انتقال غروب سے کچھ پہلے ہو جائے خواہ چند منٹ ہی غروب میں باقی ہو تو اس پر فطرہ واجب نہیں لیکن اگر غروب کے بعد انتقال ہوا خواہ چند منٹ بعد ہی سہی تو اس کی طرف سے فطرہ نکالنا واجب ہو گا۔

اسی طرح اگر غروب کے بعد بچہ پیدا ہوا خواہ چند منٹ بعد ہی سہی تو اس کا فطرہ واجب نہیں لیکن اگر غروب سے پہلے پیدا ہوا خواہ چند منٹ قبل ہی سہی تو اس کی طرف سے فطرہ نکالنا واجب ہے۔

فطرہ ادا کرنے کا وقت:

فطرہ ادا کرنے کے دو اوقات ہیں ایک فضیلت کا وقت اور ایک جواز کا وقت۔

فضیلت کا وقت عید کے دن صلاۃ عید سے پہلے کا ہے۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عید الفطر کے دن ایک صاع غلہ نکالتے تھے۔(صحیح بخاری)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاۃ عید کے لئے لوگوں کے نکلنے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینے کا حکم دیا۔(مسلم وغیرہ)

جواز کا وقت عید سے ایک یا دو دن پہلے کا ہے۔

صحیح بخاری میں نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ چھوٹے اور بڑے سب کی طرف سے فطرہ نکالتے تھے یہاں تک کہ وہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دے دیتے تھے۔ فطرہ ان لوگوں کو دیتے تھے جو اسے قبول کیا کرتے تھے نیز اسے عید الفطر سے ایک دن یا دو دن پہلے دے دیا جاتا تھا۔

فطرہ کی ادائیگی میں کسی عذر کے بغیر صلاۃ عید پڑھ لینے تک تاخیر جائز نہیں، اگر موخر کر دیا تو قبول نہ ہوگا البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہے تو حرج نہیں۔

فطرہ ادا کرنے کی جگہ:

صدقہ فطر نکالتے وقت مسلمان جس جگہ موجود ہے وہیں کے فقراء ومساکین کو دیدے خواہ وہ اس کا اپنا ملک ہو یا کوئی دوسرا ملک، بالخصوص اگر وہ فضیلت والی جگہ ہے جیسے مکہ اور مدینہ یا اس کے فقراء زیادہ حاجت مند ہیں۔ البتہ اگر کسی ایسے ملک میں ہے جہاں مستحقین کو نہیں جانتا یا وہاں صدقۂ فطر کے مستحق نہیں ہیں تو جہاں مستحق پائے جاتے ہیں وہاں اپنی طرف سے ادا کرنے کے لئے کسی کو اپنا وکیل بنادے۔

فطرہ کا مصرف:

فطرہ کے حقدار صرف فقراء ومساکین ہیں۔ زکاۃ کے بقیہ آٹھوں مصارف میں اسے خرچ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض کیا لغو اور بیہودگی سے صائم کی پاکی کے لئے اور مسکینوں کی خوراک کے لئے۔(ابوداود وابن ماجہ)

لہذا مسجد یا مدرسہ یا اسلامی مراکز میں صدقۂ فطر دینا درست نہیں۔ ہاں ! ایسی جمعیت میں فطرہ دے سکتے ہیں جو اسے غریبوں اور مسکینوں میں خرچ کرنے کا انتظام کرتی ہو اور اسے اصل حقداروں تک پہنچاتی ہو۔

صدقۂ فطر کی کئی فقیروں میں تقسیم جائز ہے اور صرف ایک فقیر ہی کو دے دینا بھی درست ہے۔

کچھ لوگوں میں یہ غلط عادت ہے کہ صدقۂ فطر اپنے رشتہ داروں، پڑوسیوں اور چند متعین خاندانوں کو ہر سال دیا کرتے ہیں اور ان کی مالی پوزیشن پر کبھی غور نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کہ اگر مذکورہ لوگ غریب و مسکین نہیں ہیں تو وہ نہ ہی فطرہ لینے کے حقدار ہیں اور نہ ہی ان کو فطرہ دیا جانا درست ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو صدقہ فطر کی ادائیگی اور صحیح مصرف میں اسے خرچ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

صلاۃ عید

صلاۃ عید کا حکم:

صلاۃ عید سنت مؤکدہ ہے، نبی ﷺ نے اس پر مواظبت و مداومت فرمائی ہے اور مردوں اور عورتوں کو اس کے لئے نکلنے کا حکم دیا ہے۔

وقت اور کیفیت:

صلاۃ عید کا وقت تین میٹر کے مقدار سورج بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔ صلاۃ عید کی دو رکعتیں ہیں پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں گے۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کریں گے۔ پہلی رکعت میں سورہ اعلی اور دوسری میں سورہ غاشیہ پڑھنا مسنون ہے اور صلاۃ عید کے بعد ایک خطبہ دیں گے، نبی ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔

آداب

(۱) عید کی رات سے لے کر صلاۃ عید پڑھ لینے تک تکبیر پکارنا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿ وَلِتُكْمِلُواْ ٱلْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُواْ ٱللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٨٥﴾ ﴾ البقرۃ: ۱۸۵

[تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالی کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی تکبیر بیان کرو اور اس کا شکر کرو]

تکبیر کا صیغہ یہ ہے:

الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر والله أكبر ولله الحمد

مسنون یہ ہے کہ مرد مسجدوں، بازاروں اور گھروں میں بہ آواز بلند تکبیر پکاریں اور عورتیں آہستہ آواز میں کیونکہ انھیں تمام معاملات میں پردہ برتنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۲) غسل کرنا، خوشبو لگانا، نئے یا صاف کپڑے پہننا۔

(۳) صلاۃ عید کے لئے نکلنے سے پہلے طاق کھجوریں کھانا۔

(٤) ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس لوٹنا۔

(٥) صلاۃ عید سے پہلے یا بعد میں کوئی سنت نہیں ہے۔

عید گاہ کو نکلنا

نبی ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو صلاۃ عید کے لئے نکلنے کا حکم دیا ہے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم عید الفطر اور عید الاضحی میں شادی شدہ، حیض والیوں اور غیر شادی شدہ پردہ دار خواتین کو لے کر نکلیں۔ حیض والیاں عید گاہ سے الگ رہیں گی البتہ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں گی۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا: اس کی بہن اسے اپنی چادر اڑھالے۔ (متفق علیہ)

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحی کے لئے عید گاہ کی طرف نکلا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

عید کی مبارکبادی:

عید کی مبارکبادی دینا جائز ہے۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں ایک دوسرے کو تَقَبَّلَ اللّٰہُ مِنَّا وَمِنْکَ [اللہ تعالیٰ ہم سے اور آپ سے یہ عبادت قبول فرمائے] کہا کرتے تھے۔ (حسن سند سے یہ حدیث مروی ہے، ملاحظہ ہو فتح الباری)

مزید تفصیل کے خواھشمند مندرجه ذیل عمل کرسکتے ہیں:

١۔ رمضان کی آخری دس راتوں کے فضائل اور ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں کے فضائل کے درمیان مقارنہ۔
٢۔ تراویح کی رکعتوں سے متعلق ائمۂ دین کی آراء کی جمع و تحقیق۔
٣۔ نزول قرآن کی تاریخ سے متعلق ایک بحث تیار کرنا۔

مندرجہ ذیل وسائل سے مذکورہ موضوعات کی تیاری میں مدد لی جاسکتی ہے:

١۔ کتب احادیث اور ان کی شروحات
٢۔ کتب فقہ و فتاوی
٣۔ علمی سی ڈیز
٤۔ انٹرنیٹ/اسلامی ویب سائٹس

مجھے اپنی معلومات کا جائزہ لینا ہے۔

مندرجہ ذیل امور مجھے ذکر کرنا ہے:

۱۔رمضان میں عمرہ کی فضیلت

۲۔صائم کو افطاری کروانے کا ثواب

۳۔اعتکاف کو باطل کرنے والی چیزیں

مجھے خالی جگہیں پر کرنی ہیں۔

۱۔تراویح کی رکعتوں کی تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

۔۔

مجھے مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دینا ہے:

۱۔ماہ رمضان میں نبی ﷺ کی سخاوت کیسی ہوتی تھی؟

۲۔ کن کن کاموں کے لئے اعتکاف گاہ سے نکلنا جائز ہے؟

۳۔ کب شب قدر کی تلاش کرنا مستحب ہے؟

مجھے صحیح جملوں پر (✓) کا نشان اور غلط جملوں پر (×) کا نشان لگانا ہے۔

- ☐ رمضان میں صوم رکھنے والے پر قیام اللیل ضروری ہے۔
- ☐ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔
- ☐ قرآن مجید ماہ رمضان میں نازل ہوا۔
- ☐ عورتوں کے لئے مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں۔

سبق (٤)

مشروع وممنوع صیام

سبق کے مقاصد:

توقع ہے کہ ہدایت یاب اس سبق کی تکمیل کے بعد:

١۔ صوم واجب کی قسموں کو متعین کر سکے گا۔

٢۔ نفلی صوم کے مسائل کی وضاحت کر سکے گا۔

٣۔ نفلی صوم کی قسموں کو شمار کرا سکے گا۔

٤۔ ممنوع صوم کی قسموں کو شمار کرا سکے گا۔

سبق کے وقت کی مجوزہ تقسیم:

موضوعات	منٹ
صوم واجب کی قسمیں	10
نفلی صوم کے مسائل	10
نفلی صوم کی قسمیں	15
ممنوع صوم کی قسمیں	15
مقاصد کی تکمیل کا جائزہ	10

سبق کے لئے مجوزہ تعلیمی وسائل:

١۔ صوم کی قسموں کے بیان پر مشتمل ایک توضیحی خاکہ۔

٢۔ نفلی صوم کے مسائل کی مشاہداتی پیشکش۔

٣۔ نفلی صوم کی قسموں پر مشتمل ایک پوسٹر۔

٤۔ ممنوع صوم سے متعلق آڈیو کیسٹ۔

[1] مشروع صوم:

مشروع صوم کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ صوم واجب

۲۔ نفلی صوم

۱۔ صوم واجب:

صوم واجب کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ صوم رمضان

۲۔ صوم کفارات

۳۔ صوم نذر

۲۔ نفلی صوم:

اَ۔ نفلی صوم کے بعض مسائل

نفلی صوم واجب صوم سے دو چیزوں میں مختلف ہے:

(۱) نیت

نفلی صوم کی نیت زوال سے پہلے تک دن میں کرنا جائز ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے: ((ایک دن مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمھارے پاس (کھانے کے لئے) کچھ ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تو میں صائم ہوں))۔ (مسلم)

(۲) درمیان میں توڑ دینے کا جواز

اگر کوئی نفلی صوم رکھنے والا صوم مکمل کرنے سے پہلے توڑ ڈالے تو اس پر قضا کرنا لازم نہیں، ام ہانی رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ((نفلی صوم رکھنے والا اپنے آپ کا امیر ہے، چاہے تو صوم رکھے چاہے تو توڑ دے))۔ (ترمذی، احمد، وصححہ الألبانی)

صحیح بخاری کی دو حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نفلی صوم رکھنے والا بااختیار ہے چاہے تو

صوم مکمل کرے یا درمیان میں ہی چھوڑ دے۔ دونوں حدیثوں کے کثرت فوائد کی بنا پر ہم انھیں مکمل طور پر یہاں ذکر کرتے ہیں۔

پہلی حدیث:

((ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارگی کروائی۔ ایک دن سلمان رضی اللہ عنہ نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی زیارت کی۔ دیکھا کہ ام درداء پراگندہ حال ہیں۔ ان سے دریافت کیا کہ بات کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ کے بھائی ابوالدرداء کو دنیا کی کوئی ضرورت نہیں۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے اور سلمان رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا پیش کیا اور ان سے کھانے کے لئے کہا اور خود کے بارے میں بتایا کہ میں صوم کی حالت میں ہوں۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: چنانچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی، ابودرداء رضی اللہ عنہ قیام اللیل کرنے کے لئے جانے لگے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: سو جاؤ، چنانچہ سو گئے، پھر قیام کرنے لئے اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا: سو جاؤ، پھر جب رات کا آخری پہر ہوا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: چلو اب قیام اللیل کرتے ہیں۔ چنانچہ دونوں نے صلاۃ پڑھی۔ پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: بے شک آپ پر آپ کے رب کا حق ہے، اور آپ پر آپ کی جان کا حق ہے، اور آپ پر آپ کی بیوی کا حق ہے، لہٰذا ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور پورا قصہ بیان کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا))۔

دوسری حدیث:

((انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم کے پاس آئے، انھوں نے آپ کے سامنے کھجور اور گھی پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھی اور کھجور ان کے برتنوں میں واپس لوٹادو کیونکہ میں صائم ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہوئے اور فرض کے سوا صلاۃ پڑھی، ام سلیم اور ان کے اہل وعیال کے لئے دعا فرمائی۔ ام سلیم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ۔۔۔۔۔۔۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کیا؟ انھوں نے عرض کیا: آپ کا خادم انس، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی کے لئے میرے واسطے دعا فرمائی، نیز فرمایا: اے اللہ! اسے مال واولاد عطا فرما اور اس میں

اس کے لئے برکت عطا فرما۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آج میں انصار سب سے زیادہ مالدار آدمی ہوں، اور میری بیٹی امینہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میری پشت سے ایک سو بیس سے زیادہ حجاج کے بصرہ آنے کے وقت دفن کئے گئے))۔

ب۔ نفلی صوم میں مستحب صیام

۱۔ صوم داود علیہ السلام یعنی ایک دن صوم اور ایک دن افطار

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((داود علیہ السلام کے صوم سے بڑھ کر کوئی صوم نہیں، آدھا سال کا صوم، ایک دن صوم رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے))۔ (متفق علیہ)

۲۔ سوموار اور جمعرات کا صوم

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے صوم سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ((اسی دن میری پیدائش ہوئی اور اسی دن مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا))۔ (مسلم)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ جب میرا عمل پیش ہو تو میں حالت صوم میں رہوں))۔ (ترمذی وصححہ الألبانی)

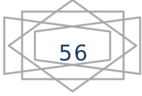
مسئلہ برائے بحث:

۱۔ کیا صرف سوموار یا صرف جمعرات کا صوم رکھنا جائز ہے یا دونوں دنوں کا صوم ایک ساتھ رکھنا ضروری ہے؟[1]

۳۔ ہر مہینہ میں تین دن کا صوم

ہر مہینہ میں تین دن صوم رکھنا مستحب ہے، خواہ ابتدا میں ہو یا درمیان میں یا آخر میں، خواہ لگاتار ہو یا الگ الگ، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، فرماتے ہیں: ((مجھے میرے خلیل (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں انھیں اپنی موت تک نہیں چھوڑوں گا (۱) ہر مہینہ میں تین دن کا صوم (۲) صلاۃ ضحی (۳) وتر پڑھ کر سونا))۔ (متفق علیہ)

[1] صرف کسی ایک دن کا صوم رکھنا جائز ہے۔



اگر یہ تین دن ایام بیض کے ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔(اسلامی کیلنڈر کے مطابق ہر ماہ کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو ایام بیض کہا جاتا ہے)۔جیسا کہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے : ((رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم فرمایا کہ ہم ہر مہینہ کی تین چاندنی راتوں والے دنوں تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا صوم رکھیں))۔ (ترمذی، نسائی وحسنہ الألبانی)

نشاط: ۱۔ہر مہینہ میں تین دن کا صوم سال بھر کے صوم کے برابر ہے، کیسے ؟[1]

٤۔اللہ کے مہینہ محرم کا صوم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ((رمضان کے بعد سب سے افضل صوم اللہ کے مہینہ محرم کا صوم ہے اور فرائض کے بعد سب سے افضل صلاۃ رات کی صلاۃ(تہجد) ہے))۔(مسلم)

5۔صوم عاشوراء (ماہ محرم کی دس تاریخ کا صوم) نویں تاریخ کے ساتھ ساتھ

صوم عاشوراء سنت ہے، مستحب ہے۔اس دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے صوم رکھا،اس سے قبل اس دن موسی علیہ السلام نے اللہ کے شکریہ میں صوم رکھا تھا، کیونکہ اس دن اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی تھی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کر دیا تھا، چنانچہ موسی علیہ السلام اور بنو اسرائیل نے اللہ کے شکریہ کے طور پر اس دن صوم رکھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے نبی موسی علیہ السلام کی اقتدا کرتے ہوئے اس دن صوم رکھا۔اہل جاہلیت بھی اس دن صوم رکھا کرتے تھے۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امت پر اس دن کے صوم کی تاکید فرمائی لیکن جب رمضان فرض ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((جو چاہے عاشوراء کا صوم رکھے اور جو چاہے افطار کرے))۔ (متفق علیہ من حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ((جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشوراء کا خود صوم رکھا اور لوگوں کو اس کا حکم فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ! یہود ونصاریٰ اس دن کی تعظیم کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آئندہ سال ہو گا ان شاءاللہ ہم نویں تاریخ کا صوم رکھیں گے۔

[1] کیونکہ اللہ تعالی ایک کا دس دیتا ہے، تین تیس کے برابر ہوا، اور ہر ماہ کا تین پورے سال کا ہو گیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ آئندہ سال آنے سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی))۔(مسلم)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((صوم عاشوراء سے متعلق مجھے اللہ تعالی سے امید ہے کہ وہ پچھلے ایک سال کا کفارہ ہے))۔(مسلم)

مسئلہ برائے بحث:

۱۔ صرف عاشوراء کے دن صوم رکھنے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟ مکروہ ہے یا نہیں؟[1]

٦۔شعبان کا صوم

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ((رسول اللہ ﷺ صوم رکھا کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار ہی نہیں کرتے اور آپ افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ صوم ہی نہیں رکھتے۔ میں نے رمضان کے سوا کسی مہینہ کا مکمل صوم رکھتے ہوئے آپ کو نہیں دیکھا، نہ ہی آپ کو شعبان سے زیادہ کسی ماہ کا صوم رکھتے ہوئے دیکھا))۔(مسلم)

مسئلہ برائے بحث:

۱۔ صرف پندرہویں شعبان کے صوم کا شریعت میں کیا حکم ہے؟[2]

۷۔ماہ شوال کے چھ صوم

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((جس شخص نے رمضان کا صوم رکھا پھر اس کے بعد شوال میں چھ دن صوم رکھا تو وہ پورے سال کے صوم کے برابر ہے))۔(مسلم)

اہل علم فرماتے ہیں: افضل یہ ہے کہ عید کے دن کے بعد لگاتار چھ دن صوم رکھا جائے، کیونکہ لفظ حدیث سے یہی بات ظاہر ہے، لیکن اگر کوئی چھ دن الگ الگ صوم رکھے یا شروع مہینہ کے بجائے آخر

[1] صرف عاشوراء کے دن صوم رکھنا مکروہ ہے، نویں اور دسویں کا صوم افضل ہے اور دسویں گیارہویں بھی جائز ہے۔

[2] صرف پندرہویں شعبان کے صوم کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔

میں رکھے تو بھی رمضان کے بعد شوال میں صوم رکھنے کی فضیلت اسے حاصل ہو گی کیونکہ حدیث اس پر بھی صادق آتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسائل برائے بحث:

١۔ کیا اگر شوال کے چھ دن کا صوم اپنے وقت پر فوت ہو جائے تو اس کی قضا کرنا مشروع ہے؟[1]

٢۔ ایک شخص پر ماہ رمضان کے کچھ صوم باقی ہیں، کیا ماہ رمضان کے صوم کی قضا سے پہلے وہ شوال کے چھ دنوں کا صوم رکھ سکتا ہے؟[2]

٣۔ ایک شخص پر لگاتار دو ماہ کفارہ کا صوم باقی ہے اور وہ شوال کے چھ دن صوم رکھنا چاہتا ہے، کیا اس کے لئے ایسا کرنا جائز ہوگا؟[3]

٩۔ غیر حاجیوں کے لئے عرفہ کے دن کا صوم

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((صوم عرفہ سے متعلق مجھے اللہ سے امید ہے کہ سال گذشتہ اور آئندہ کا کفارہ ہو جائے گا))۔ (مسلم)

حدیث میں مذکور فضیلت حاجیوں کے علاوہ دیگر لوگوں کے لئے ہے۔ جو حاجی میدان عرفات میں موجود ہوں انھیں افطار سے (یعنی بلا صوم) رہنا چاہئے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے (متفق علیہ) تاکہ ان میں ذکر و دعا کے لئے قوت رہے۔

نشاط:

١۔ کیا عرفہ کے دن کا صوم ان حاجیوں کے لئے درست ہے جو تمتع اور قران کر رہے ہیں لیکن ان کے پاس قربانی کرنے کی طاقت نہیں ہے؟[4]

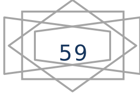
---

[1] شوال کے چھ صوم کی قضا مشروع نہیں خواہ عذر کی بنا پر چھوٹا ہو یا بلا عذر کیونکہ یہ وقت کے ساتھ متعین سنت ہے، وقت گذر گیا تو اس کا موقع ختم ہو گیا۔

[2] مشروع یہ ہے کہ پہلے صوم رمضان کی قضا کرے پھر شوال کے چھ صوم رکھے۔

[3] صوم کفارہ کو پہلے پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ واجب ہے۔

[4] عرفہ کے دن حاجی کے لئے صوم رکھنا منع ہے۔ ایام تشریق میں قربانی کی طاقت نہ رکھنے والے کے لئے صوم کی رخصت ہے۔ واللہ اعلم۔



۲۔جس شخص پر ماہ رمضان کے کچھ دنوں کی قضا باقی ہو اس کے لئے نفلی صوم رکھنے کا کیا حکم ہے ؟[1]
۳۔ذوالحجہ کے ابتدائی نودنوں کے صوم کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟[2]

[2] ممنوع صوم

۱۔صوم عیدین

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((میں تم کو عید الفطر اور عید الاُضحی کا صوم رکھنے سے منع کرتا ہوں))۔(متفق علیہ)

۲۔صوم ایام تشریق [ذوالحجہ کی گیارہ، بارہ اور تیرہ تاریخ کو ایام تشریق کہتے ہیں]

نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ((ایام تشریق کھانے پینے کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں))۔(مسلم)

عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ((کسی کو ایام تشریق میں صوم رکھنے کی رخصت نہیں سوائے ان لوگوں کے جو حج کی قربانی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں))۔ [یعنی جن لوگوں کو قربانی کے عوض ایام حج میں دس دن کا صوم رکھنا ہو] (بخاری)

مسئلہ برائے بحث:

۱۔ایام بیض کی نیت سے تیرہ ذوالحجہ کو صوم رکھنے کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟[3]

۳۔تنہا جمعہ کا صوم

جمعہ کے دن کی خصوصیت سمجھ کر تنہا الک تھلگ صرف جمعہ کے دن کا صوم رکھنا ممنوع ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ((جمعہ کے دن خصوصیت کے ساتھ نہ صوم رکھو اور نہ ہی اس کی رات کو خصوصیت

[1] مشروع یہ ہے کہ پہلے صوم رمضان کی قضا کرے پھر نفلی صوم رکھے۔
[2] ذوالحجہ کے ابتدائی نودنوں کا صوم شریعت کی نظر میں مستحب ہے۔
[3] تیرہ ذوالحجہ ایام تشریق کا ایک دن ہے جس میں صوم رکھنا حرام ہے سوائے ان حاجیوں کے جن کو قربانی دینے کی طاقت نہیں۔

کے ساتھ قیام کرو))۔(متفق علیہ)

نیز ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:((تم میں سے کوئی جمعہ کا صوم ہرگز نہ رکھے مگر ایک دن اس سے قبل یا اس کے بعد)) (بھی صوم رکھے)۔(متفق علیہ)

جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ :((جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ صوم کی حالت میں تھیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: کل تم نے صوم رکھا تھا؟انھوں نے کہا: نہیں، آپ نے پھر دریافت کیا: کل تم صوم رکھنا چاہتی ہو؟انھوں نے جواب دیا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: توپھر صوم توڑ دو))۔(بخاری)

لیکن اگر جمعہ کے دن ہی عرفہ کا دن آجائے اور مسلمان تنہا اس دن کا صوم رکھ لے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ صوم جمعہ کے دن کی خصوصیت کی بناپر نہیں بلکہ عرفہ کے دن کی وجہ سے ہے۔ایسے ہی اگر کسی شخص کے رمضان کے کچھ صوم چھوٹے ہوئے ہیں اور اسے جمعہ کے علاوہ فرصت نہیں مل پاتی تو اسے صرف جمعہ کے دن قضا کا صوم رکھنے میں حرج نہیں، کیونکہ یہی اس کی فرصت کا دن ہے۔

٤۔تنہا سنیچر کا صوم

عبداللہ بن بسر اپنی بہن صماء سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ((سنیچر کے دن صوم نہ رکھو سوائے اس صوم کے جو تم پر فرض ہے۔اگر تم میں سے کوئی (افطار کے لئے)صرف انگور کا چھلکا یا کسی درخت کا تنکا ہی پائے تو اسے ہی چبالے))۔ (احمد،ترمذی،ابوداود،ابن ماجہ،وصحہ الألبانی)

امام ترمذی فرماتے ہیں: سنیچر کو صوم مکروہ ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی خصوصی طور پر سنیچر کا صوم رکھے کیونکہ یہودی اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔

٥۔مسلسل صوم رکھنا یا تاحیات صوم رکھنا

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا: ((مجھ کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تم(مسلسل) صوم رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور(پوری رات) صلاۃ پڑھتے ہو؟۔ایسا نہ کرو کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا حق ہے اور تم پر تمھاری آنکھ کا حق ہے اور تم پر تمھاری بیوی کا حق ہے۔(کسی دن)صوم رکھو اور(کسی دن)نہ بھی رکھو۔ہر مہینہ میں تین دن صوم رکھو،یہ تاحیات صوم کے برابر ہے۔میں نے

کہا: اے اللہ کے رسول! میرے اندر طاقت ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تو داود علیہ السلام کا صوم رکھو، ایک دن صوم رکھو اور دوسرے دن صوم نہ رکھو، (یعنی ایک دن ناغہ کر کے صوم رکھا کرو)۔آپ (بعد میں) فرمایا کرتے تھے: کاش میں نے رخصت قبول کر لی ہوتی۔(متفق علیہ)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ((رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص ہمیشہ ہمیش صوم رکھتا ہے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ ہی صوم رکھا اور نہ ہی افطار کیا))۔(مسلم)

٦۔صوم وصال (یعنی دو دن یا کئی دن افطاری و سحری کے بغیر لگاتار صوم رکھے)۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ((نبی ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا، تو ایک شخص نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون میری طرح ہے؟ میں رات گذارتا ہوں اور میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے))۔(متفق علیہ)

٧۔رمضان سے پہلے کا صوم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ((جب نصف شعبان باقی رہ جائے تو رمضان آنے تک صوم نہ رکھو))۔ (ترمذی، ابو داود، نسائی، ابن ماجہ، احمد وصححہ الألبانی)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آدمی افطار سے رہتا ہو لیکن جب شعبان کے کچھ دن باقی رہ جائیں تو رمضان کے استقبال میں صوم رکھنے لگے۔اس مفہوم کی تائید حدیث ذیل سے بھی ہوتی ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ((تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے صوم نہ رکھے سوائے اس شخص کے جو اپنا صوم رکھا کرتا تھا تو وہ (اپنی عادت کے مطابق) اس دن صوم رکھے))۔(متفق علیہ)

اس کا معنی یہ ہے کہ رمضان میں احتیاط کی نیت سے رمضان کے پہلے ہی سے صوم رکھنا شروع نہ کرو، کیونکہ حکم رؤیت پر معلق ہے، تو جو شخص ایک یا دو دن پہلے سے ہی صوم شروع کر دیتا ہے گویا اس حکم میں طعنہ زنی کی کوشش کرتا ہے۔اسی وجہ سے خصوصی طور پر شک والے دن کے صوم سے منع کیا گیا۔شک والا دن اس دن کو کہتے ہیں جس کے بارے میں یہ شبہ ہو کہ وہ شعبان میں سے ہے یا رمضان میں

سے۔

صلہ بن زفر سے روایت ہے کہ ہم لوگ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ بھنی ہوئی بکری لائی گئی۔ آپ نے فرمایا: کھاؤ، کچھ لوگ ہٹ گئے اور کہا کہ ہم صائم ہیں۔ عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے لوگوں کے شک والے دن میں صوم رکھا اس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔ (احمد، ترمذی، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، وصححہ الألبانی)

۸۔ شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر کسی عورت کا صوم رکھنا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ((کسی عورت کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر صوم رکھے۔ اور یہ بھی حلال نہیں ہے کہ کسی کو اس کی اجازت کے بغیر گھر میں داخل ہونے کی اجازت دے))۔ (متفق علیہ)

مزید تفصیل کے خواهشمند مندرجه ذیل عمل کرسکتے ہیں:

۱۔ صوم رمضان کے احکام اور صوم کفارہ ونذر کے احکام کے درمیان مقارنہ۔
۲۔ نو اور دس محرم کے صوم سے متعلق ائمۂ دین کی آراء کی جمع و تحقیق۔
۳۔ بعض دنوں اور بعض مواقع پر صوم کی ممانعت کی حکمتوں پر ایک بحث تیار کرنا۔

مندرجہ ذیل وسائل سے مذکورہ موضوعات کی تیاری میں مدد لی جاسکتی ہے:

۱۔ کتب احادیث اور ان کی شروحات
۲۔ کتب فقہ و فتاوی
۳۔ علمی سی ڈیز
٤۔ انٹرنیٹ/اسلامی ویب سائٹس

مجھے اپنی معلومات کا جائزہ لینا ہے۔

مندرجہ ذیل حالات میں کیا حکم ہے؟

١۔ایک شخص نے کچھ دن صوم رکھنے کی نذر مانی۔

٢۔ایک شخص کو سوموار اور جمعرات صوم رکھنے کی عادت ہے،اتفاق سے عید کا دن سوموار کے دن پڑا۔

٣۔ایک شخص کو سوموار اور جمعرات صوم رکھنے کی عادت ہے،اتفاق سے جمعرات کا دن شک والا دن پڑ گیا۔

مجھ کو مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دینے ہیں۔

١۔کیا صرف جمعہ کو صوم رکھنا جائز ہے؟دلیل کیا ہے؟

٢۔صوم وصال کا کیا مطلب ہے؟اور اس کا کیا حکم ہے؟

۳۔ کیا صوم رمضان کے لئے شوہر کی اجازت لازمی ہے ؟ اور کیوں ؟

مجھے مندرجہ ذیل امور ذکر کرنا ہے۔

یوم عاشوراء کی فضیلت

شوال کے چھ صوم کی فضیلت

صوم عرفہ کی فضیلت

تاحیات صوم رکھنے کا گناہ

صرف سینچر کو صوم رکھنے کا حکم

ایام بیض کے صوم کا حکم

مجھے مندرجہ ذیل صحیح جملوں پر (✓) کا نشان اور غلط جملوں پر (✗) کا نشان لگانا ہے۔

- [ ] داود علیہ السلام کا صوم یہ ہے کہ دو دن صوم رکھیں اور ایک دن افطار کریں۔
- [ ] رمضان کے بعد سب سے افضل صوم اللہ کے مہینے محرم کا صوم ہے۔
- [ ] ہفتہ میں سب سے افضل صوم جمعہ کے دن کا صوم ہے۔
- [ ] عورت کے لئے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر صوم رکھنا حلال نہیں۔

فائنل امتحان کے لئے نمونہ کا پرچہ

سوال نمبر ۱ : ذکر کیجئے۔

۱۔ارکان صیام

۲۔صوم کی فضیلت میں ایک حدیث

۳۔رمضان میں فضیلت والے تین اعمال

٤۔سال کے وہ دن جن میں صوم رکھنا جائز نہیں۔

٥۔صوم باطل کر دینے والے تین اور نہ باطل کرنے والے تین اعمال

سوال نمبر ۲ : خالی جگہ پر کیجئے۔

۱۔صائم کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک ۔۔۔۔۔۔سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۔جان بوجھ کر کھا پی لینا صوم کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۳۔جس نے کسی صائم کو افطار کروایا اس کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

٤۔اگر مسافر افطار کرے تو اس پر۔۔۔۔۔۔۔واجب ہے۔

٥۔صرف تنہا جمعہ کا صوم رکھنے سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سوال نمبر ۳ : قوسین میں دیئے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کو نشان زد کریں۔

۱۔ہر مہینہ میں تین دن صوم رکھنا [مستحب ہے۔واجب ہے]

۲۔جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

[اللہ کے مہینہ محرم میں۔ماہ رمضان میں]

۳۔جس شخص نے رمضان کے دنوں میں جماع کیا۔ [اس کا صوم باطل ہے اور اس پر قضا واجب ہے۔اس کا صوم فاسد ہے اور اس پر قضا اور کفارہ واجب ہے]

٤۔صائم کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ۔۔۔۔۔۔۔سے افطار کرے۔ [رطب (تر کھجور) ۔تمر (خشک کھجور)۔پانی]

٥۔صائم کو کثرت سے کرنا چاہئے۔ [مسواک۔تلاوت قرآن۔نیند]

سوال نمبر ٤ : جواب تحریر کیجئے۔

۱۔کم از کم تین سطروں میں صوم کے فوائد لکھئے۔

۲۔شب قدر اور اس کی تلاش سے متعلق مختصر نوٹ لکھئے۔